مکتبہ افکارِ رضا

صدیق اکبر سب سے بڑھ کر

کاوش: عبدہ المذنب سید کامران عطاری مدنی غفر اللہ لہ ما یجری منہ وما مضی

افکارِ رضا ریسرچ سینٹر (اہلِ سنّت و جماعت)
AFKAR-E-RAZA RESEARCH CENTER

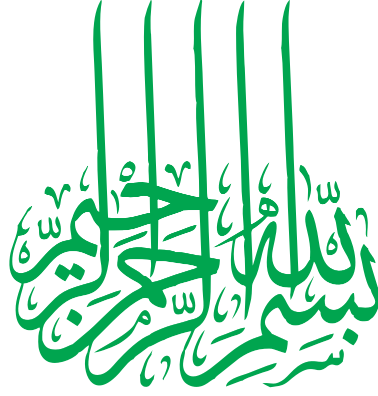


حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب پر مشتمل
مختلف روایات اور واقعات کا مجموعہ

صدیقِ اکبر سب سے بڑھ کر

افکارِ رضا ریسرچ سینٹر





رسالے کا نام	صدیقِ اکبر سب سے بڑھ کر
کاوش	سید کامران عطاری مدنی
صفحات	67
اشاعت	---
مکتبہ	افکارِ رضا
رابطہ	+923155322470

فہرست

مقدمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ پاک نے دنیا کو پیدا فرمایا تو اسے آباد رکھنے کے لیے اس میں انسانوں کو بسایا اور انسانوں کی ہدایت کے لیے انبیاء ورسل علیہم السلام کو اس دنیا میں مبعوث فرمایا اور رسولوں کی اس مبارک جماعت میں سے بعض کو بعض پر فضیلت عطا فرمائی، چنانچہ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

﴿تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَ رَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ وَ اٰتَیْنَا عِیْسَى ابْنَ مَرْیَمَ الْبَیِّنٰتِ وَ اَیَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ﴾

ترجمۂ کنز الایمان: یہ رسول ہیں کہ ہم نے ان میں ایک کو دوسرے پر افضل کیا ان میں کسی سے اللہ نے کلام فرمایا اور کوئی وہ ہے جسے سب پر درجوں بلند کیا اور ہم نے مریم کے بیٹے عیسیٰ کو کھلی نشانیاں دیں اور پاکیزہ روح سے اس کی مدد کی۔ (1)

تفسیر خزائن العرفان میں مذکورہ آیت کے تحت ہے: اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء علیہم السلام کے مراتب جداگانہ ہیں بعض حضرات سے بعض افضل ہیں اگرچہ نبوّت میں کوئی تفرقہ نہیں وصفِ نبوّت میں سب شریک ہیں مگر خصائص و کمالات میں درجے متفاوت ہیں یہی آیت کا مضمون ہے اور اسی پر تمام امت کا اجماع ہے۔ "ان میں کسی سے اللہ نے کلام فرمایا" بے واسطہ جیسے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو طور پر کلام سے مشرف فرمایا اور سید انبیاء صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو معراج میں۔ "اور کوئی وہ ہے جسے سب پر درجوں بلند کیا" وہ حضور پر نور سیّد انبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہیں کہ

---

(1) پ3، البقرۃ:253

آپ کو بدرجات کثیرہ تمام انبیاء علیہم السلام پر افضل کیا اس پر تمام امت کا اجماع ہے اور بکثرت احادیث سے ثابت ہے۔ آیت میں حضور کی اس رفعت مرتبت کا بیان فرمایا گیا اور نام مبارک کی تصریح نہ کی گئی۔ اس سے بھی حضور اقدس علیہ الصلوۃ والسلام کے علوِ شان کا اظہار مقصود ہے کہ ذات والا کی یہ شان ہے کہ جب تمام انبیاء پر فضیلت کا بیان کیا جائے تو سوائے ذاتِ اقدس کے یہ وصف کسی پر صادق ہی نہ آئے اور کوئی اشتباہ راہ نہ پاسکے۔ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے وہ خصائص و کمالات جن میں آپ تمام انبیاء پر فائق و افضل ہیں وہ بے شمار ہیں کہ قرآن کریم میں یہ ارشاد ہوا، درجوں بلند کیا ان درجوں کا کوئی شمار قرآن کریم میں ذکر نہیں فرمایا گیا تو اب کون حد لگا سکتا ہے؟ ان بے شمار خصائص میں سے بعض کا اجمالی و مختصر بیان یہ ہے کہ آپ کی رسالت عامّہ ہے تمام کائنات آپ کی امت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَمَآ اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيۡرًا وَّنَذِيۡرًا﴾ دوسری آیت میں فرمایا: ﴿لِيَكُوۡنَ لِلۡعٰلَمِيۡنَ نَذِيۡرًا﴾ مسلم شریف کی حدیث میں ارشاد ہوا "اُرۡسِلۡتُ اِلَی الۡخَلَائِقِ كَآفَّةً" اور آپ پر نبوت ختم کی گئی۔ قرآن پاک میں آپ کو خاتم النّبیّین فرمایا، حدیث شریف میں ارشاد ہوا "خُتِمَ بِیَ النَّبِیُّوۡنَ" آیات بیّنات و معجزات باہرات میں آپ کو تمام انبیاء پر افضل فرمایا گیا، آپ کی امت کو تمام امتوں پر افضل کیا گیا، شفاعتِ کُبریٰ آپ کو مرحمت ہوئی، قرب خاص معراج آپ کو ملا، علمی و عملی کمالات میں آپ کو سب سے اعلیٰ کیا اور اس کے علاوہ بے انتہا خصائص آپ کو عطا ہوئے۔

حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی برکت سے اللہ پاک نے آپ کی امت میں سے بعض کو بعض پر فضیلت عطا فرمائی۔ چنانچہ نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی احادیث

مبارکہ سے واقفیت رکھنے والا، صحابہ کی سیرت کو پڑھنے والا بخوبی جانتا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کن کن فضائل جمیلہ اور اوصاف حمیدہ کے مالک تھے، بعض کم فضیلت والے، بعض زیادہ فضیلت والے اور بعض کی زیادہ فضیلت پر خود صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اتفاق تھا، جن میں جناب شیخین یعنی حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما اور ختنین یعنی دامادان حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم جناب عثمان و علی رضی اللہ عنہما شامل ہیں اور پھر ان چاروں میں شیخین زیادہ فضیلت والے ہیں اور شیخین میں جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہما سب سے زیادہ فضیلت والے ہیں۔

فضیلت کا معیار

روئے زمین میں موجود تمام انسانوں کو اللہ پاک نے مختلف قبیلوں اور خاندانوں میں پیدا فرمایا۔ خاندانوں اور قبیلوں کو افضلیت کا معیار ہرگز نہ بنایا بلکہ افضلیت اور بزرگی کا معیار تقوی، پرہیز گاری اور خوف خدا کو قرار دیا، لہٰذا اب جو جتنا اللہ پاک کا خوف رکھے گا وہ اتنا ہی زیادہ فضیلت کا حامل ہے۔ جو اللہ پاک کا زیادہ ڈر رکھتا ہے وہ زیادہ فضیلت والا ہے اور جو کم ڈرتا ہے وہ کم فضیلت والا ہے اور جو شخص بالکل بھی خوف خدا نہیں رکھتا وہ دنیا اور آخرت میں ہر طرح کی فضیلت سے محروم ہے۔ چنانچہ اللہ پاک قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّ اُنْثٰى وَ جَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآىِٕلَ لِتَعَارَفُوْاؕ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ﴾

ترجمہ کنز الایمان: اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہیں شاخیں اور قبیلے کیا کہ آپس میں پہچان رکھو بے شک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ جو تم میں زیادہ پرہیز گار ہے بے شک اللہ جاننے والا خبردار ہے۔ (1)

---

(1) پ26، الحجرات: 13

انبیاء اور رسل کے بعد صدیق اکبر انسانوں میں سب سے افضل

تمام مسلمانوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ نبیوں اور رسولوں کے بعد انسانوں میں سب سے افضل مسلمانوں کے پہلے خلیفہ جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں۔ قرآن پاک کی متعدد آیات میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے فضائل بیان ہوئے۔ آپ کی صحابیت کے بارے میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: ﴿ ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ هُمَا فِی الْغَارِ اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ﴾

ترجمۂ کنز العرفان: جبکہ یہ دو میں سے دوسرے تھے، جب دونوں غار میں تھے، جب یہ اپنے ساتھی سے فرمارہے تھے غم نہ کرو، بیشک اللہ ہمارے ساتھ ہے۔[1]

جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی صحابیت اس آیت سے ثابت ہے۔ اس لئے آپ رضی اللہ عنہ کے صحابی ہونے کا انکار کرنا حقیقت میں اس آیت کا انکار کرنا ہے جو کہ کفر ہے۔

امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مشہور تفسیر، تفسیر کبیر میں نقل فرماتے ہیں: جس نے جناب ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے صحابیِ رسول ہونے کا انکار کیا وہ کافر ہے۔[2]

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تقویٰ اور پرہیز گاری میں سب سے اول ہیں

آپ کے سب سے بڑا متقی اور پرہیز گار ہونے کا بیان قرآن میں بھی ہے۔ چنانچہ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

﴿ وَ سَیُجَنَّبُهَا الْاَتْقَی (۱۷) الَّذِیْ یُؤْتِیْ مَالَهٗ یَتَزَكّٰی (۱۸) وَ مَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰۤی (۱۹) اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰی (۲۰) وَ لَسَوْفَ یَرْضٰی (۲۱) ﴾

ترجمہ کنز الایمان: اور بہت جلد اس سے دور رکھا جائے گا جو سب سے بڑا پرہیز گار۔

---

(1) پ10، التوبہ: 40

(2) تفسیر کبیر، 16 / 51، التوبۃ، تحت الآیۃ: 40، دار احیاء التراث العربی بیروت

جو اپنا مال دیتا ہے کہ ستھرا ہو اور کسی کا اس پر کچھ احسان نہیں جس کا بدلہ دیا جائے صرف اپنے رب کی رضا چاہتا جو سب سے بلند ہے اور بے شک قریب ہے کہ وہ راضی ہو گا۔

مفسرین کرام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ یہ آیات امیر المؤمنین حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی شان میں نازل ہوئیں۔[1]

قرآن مجید کا مطالعہ کرنے والے پر بخوبی عیاں ہو جاتا ہے کہ اللہ پاک نے نبیوں اور رسولوں کے بعد انسانوں میں سب سے بڑا پرہیز گار جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو قرار دیا۔

قرآن آپ کی فضیلت پر ناطق و شاہد ہے

دوسرے مقام پر اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَ لَا یَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَ السَّعَةِ﴾ ترجمہ کنزالایمان: قسم نہ کھائیں وہ جو تم میں فضیلت والے اور گنجائش والے ہیں۔[2]

یہاں فضیلت اور گنجائش والے سے جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی ذات مراد ہے۔[3]

قرآن مجید کے علاوہ کئی احادیث مبارکہ جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی افضلیت پر ناطق و شاہد ہیں، کہیں سب سے پہلے اسلام لانے کا بیان ہے، کہیں دیگر افضلیت جگمگا رہی ہیں۔ چنانچہ ذیل میں ہم احادیث مبارکہ کی روشنی میں افضلیت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہیں کہ جو آپ ہی کا خاصہ ہے۔

---

(1) زاد المسیر فی علم التفسیر، 9/152، المکتب الاسلامی بیروت

(2) پ18، النور:22

(3) تفسیر ابن کثیر، 6/29، النور، تحت الآیۃ:22، دار الکتب العلمیہ، بیروت

پہلا باب

جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے اسلام اور حلیہ کا بیان

پیدائش اور جائے پیدائش

مسلمانوں کے پہلے خلیفہ جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ عام الفیل سے دو سال، چار ماہ اور چند دن بعد مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے انتقال کے دو سال اور چند ماہ بعد تریسٹھ سال کی عمر میں مدینہ منورہ میں داعی اجل کو لبیک کہا۔

کنیت کے نام سے شہرت

آپ کی کنیت ابو بکر ہے، واضح رہے کہ آپ اپنے نام سے نہیں بلکہ کنیت سے مشہور ہیں، نیز آپ کی اس کنیت کی اتنی شہرت ہے کہ عوام الناس اسے آپ کا اصل نام سمجھتے ہیں حالانکہ آپ کا نام عبد اللہ ہے۔

حلیہ مبارک

آپ رضی اللہ عنہ خوب صورت کمزور بدن، ہلکی داڑھی، چہرے پر کم گوشت والے، دھنسی آنکھوں والے، ابھری پیشانی والے، مہندی اور کتم کا خضاب استعمال فرماتے تھے۔ چنانچہ اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا حلیہ بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتی ہیں کہ آپ خوبصورت، نحیف بدن، ہلکی داڑھی والے اور لمبی ناک کے مالک تھے، بھنویں ملی ہوئی، آنکھیں اندر دھنسی ہوئیں، پیشانی ابھری ہوئی، چہرہ مبارک اور ہتھیلیوں کی رگیں واضح نظر آتی تھیں، چہرے مبارک کم گوشت سے آراستہ تھا، آپ رضی اللہ عنہ مہندی اور کتم استعمال فرماتے تھے۔[1]

---

(1) ابن عساکر، 30/28، دار الفکر بیروت، الریاض النضرۃ، 1/82، دار الکتب العلمیہ، بیروت

سب سے پہلے اسلام لانے والے

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ مردوں میں سب سے پہلے اسلام لانے والے ہیں۔ آپ کے والدین، اولاد اور اولاد کی اولاد سب کے سب اسلام لاکر شرفِ صحابیت سے مشرف ہوئے۔ آپ رضی اللہ عنہ کو چہرے کی خوبصورتی کی وجہ سے عتیق کہا جاتا تھا۔(1)

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں ایمان لانے والوں میں سب سے پہلا ہوں۔(2)

حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں۔(3)

سب سے پہلے اسلام کا اظہار کرنے والے

اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جناب ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو تلاش کرنے باہر تشریف لے گئے جبکہ آپ اسلام لانے سے پہلے بھی نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے دوست تھے۔ جب آپ نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے ملے تو عرض کی: اے ابو القاسم! میں نے آپ کو قوم کی مجالس میں موجود نہ پایا جبکہ قوم کے لوگ آپ کے بارے میں کہتے ہیں کہ آپ ان کے آباواجداد اور ان کے دین کو عیب لگاتے ہیں۔ یہ سن کر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اللہ کی طرف دعوت دیتا ہوں پھر جب اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم

(1) ابن عساکر، 30/19، دار الفکر بیروت

(2) ابن عساکر، 30/36، دار الفکر بیروت

(3) ترمذی، 5/411، حدیث: 3756، دار الفکر بیروت

گفتگو سے فارغ ہوئے تو جناب ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ہاتھ پر اسلام لے آئے، نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے پر بے حد خوشی ہوئی۔ پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ وہاں سے چل پڑے تو وہ عثمان، طلحہ بن عبید اللہ، زبیر بن عوام اور سعد بن ابی وقاص کے پاس تشریف لے گئے تو وہ سب کے سب اسلام لے آئے۔ اگلے روز عثمان بن مظعون، ابو عبیدہ عامر بن جراح، عبد الرحمٰن بن عوف، ابو سلمہ بن عبد الاسد اور ارقم بن ابو ارقم کو لے کر حاضر ہوئے تو یہ تمام حضرات بھی ایمان لے آئے۔ پھر جب سب مسلمان اکٹھے ہوئے تو وہ مبارک جماعت انتالیس افراد پر مشتمل تھی۔ جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں اس بات پر اصرار کرنے لگے کہ اب ہمیں اپنا اسلام ظاہر کر دینا چاہیے اس پر نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم تھوڑے ہیں مگر جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ مسلسل اصرار کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اسلام ظاہر کرنے کی اجازت دی اس حال میں کہ تمام مسلمان مسجد حرام میں پھیل گئے۔ تمام کے تمام مرد نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ موجود تھے، جبکہ ابو بکر رضی اللہ عنہ لوگوں میں کھڑے ہو کر خطبہ دینے لگے اور آپ سب سے پہلے خطیب تھے جنہوں نے اللہ ورسول کی طرف دعوت دی۔ مشرکین مسجد کے کناروں میں سے جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور دیگر مسلمانوں پر ٹوٹ پڑے اور مسلمانوں کو بہت تکلیف دی۔ جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو پاؤں تلے روندا گیا اور انہیں بہت تکلیف دی گئی۔ (1)

---

(1) ابن عساکر، 30/49، دار الفکر بیروت

سب سے زیادہ قریش کے بارے میں آگاہی رکھنے والے

حضرت محمد بن اسحاق علیہ الرحمہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے ملاقات کی اور عرض کی: یا محمد! کیا قریش جو کہہ رہے ہیں وہ بات سچ ہے کہ آپ نے ہمارے خداؤں کو چھوڑ دیا ہے اور ہمارے عقل مند لوگوں کو بیوقوف کہتے ہیں اور ہمارے آباءواجداد کو کافر کہتے ہیں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابو بکر میں اللہ کا رسول اور اس کا نبی ہوں، اس نے مجھے مبعوث کیا تاکہ میں اس کا پیغام پہنچاؤں اور حق کے ساتھ اللہ کی طرف دعوت دوں، اللہ کی قسم! یہی حق و سچ ہے۔ اے ابو بکر! میں تجھے ایک اللہ کی طرف دعوت دیتا ہوں جو اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور اس کے علاوہ کوئی عبادت کا مستحق نہیں۔ اہل طاعت اس کی اطاعت پر ہی دوستی رکھتے ہیں۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے سامنے قرآن پاک کی تلاوت کی تو انہوں نے نہ اسلام کا اقرار کیا اور نہ ہی اسلام لانے سے انکار کیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ اسلام لے آئے اور بتوں کا انکار کیا اور اسلام کا اقرار کیا اور جب آپ واپس لوٹے تو سچے مومن تھے۔ حضرت ابن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اپنا معاملہ شروع کیا اور اپنے اسلام کا اظہار کیا اور لوگوں کو اسلام کی دعوت دی پھر حضرت علی اور زید بن حارثہ رضی اللہ عنہما نے اپنا اسلام ظاہر کیا تو یہ بات کفار قریش پر بھاری گزری۔ سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اتباع کرنے والوں میں ام المؤمنین حضرت خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا تھیں، پھر بچوں میں حضرت علی نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر ایمان لائے جبکہ اس وقت ان کی عمر تیرہ برس تھی پھر زید بن حارثہ

اور پھر (آزاد مردوں میں) جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ایمان لائے۔ پھر جب جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اسلام لائے اور اپنے اسلام کا اظہار کیا تو لوگوں کو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر اسلام لانے کی دعوت دی۔ جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ لوگوں سے محبت کرنے والے اور نرم مزاج کے مالک تھے۔ قریش میں سب سے زیادہ قریش کے نسب کو جاننے والے اور سب سے زیادہ قریش کے خیر وشر سے آگاہی رکھنے والے تھے۔ آپ تاجر اور اچھے اخلاق والے تھے۔ آپ کی قوم کے لوگ آپ کے علم، تجارت، حسن معاشرت کی بنا پر کئی معاملات کے لئے آپ کے پاس آتے اور آپ رضی اللہ عنہ اپنے ہم نشینوں میں سے قابل بھروسہ لوگوں کو اسلام کی دعوت دیتے۔ یوں کئی لوگ آپ کے ہاتھ پر اسلام لائے جن میں حضرت زبیر بن عوام، عثمان بن عفان، طلحہ بن عبید اللہ، سعد بن ابی وقاص اور حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہم ہیں۔[1]

(1) ابن عساکر، 30/35، 36 دار الفکر بیروت

دوسرا باب

جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی افضلیت کا بیان

ابو بکر دنیا اور آخرت میں سب سے افضل ہیں

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم مہاجرین وانصار کی جماعت بیٹھے ہوئے تھے کہ ہم نے صحابہ کرام علیہم الرضوان کے فضائل سے متعلق بحث کی جس کے سبب ہماری آوازیں بلند ہو گئیں۔اس پر نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم باہر تشریف لائے تو ارشاد فرمایا: کس بارے میں بحث کر رہے ہو کہ تمہاری آوازیں بلند ہو رہی ہیں۔ ہم نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اپنے درمیان فضائل کا ذکر کر رہے تھے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں ابو بکر موجود ہیں؟ ہم نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم وہ ہمارے درمیان موجود نہیں۔ ارشاد فرمایا: تم اپنے درمیان کسی ایک کو بھی ابو بکر پر فضیلت نہ دینا کیونکہ ابو بکر دنیا و آخرت میں تم سب سے افضل ہیں۔[1]

اسلام میں سب سے افضل

عظیم تابعی بزرگ حضرت سالم بن ابو جعد رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: میں نے (مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے) حضرت محمد بن حنفیہ رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا: کیا ابو بکر رضی اللہ عنہ سب سے پہلے اسلام لائے تھے۔ فرمایا: نہیں۔ میں نے عرض کی: پھر کس بات کے سبب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو برتری اور سبقت حاصل ہے یہاں تک کہ لوگ ہر وقت ان ہی کو یاد کرتے رہتے ہیں؟ فرمایا: اس لئے کہ جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اسلام میں سب سے افضل ہیں۔[2]

---

(1) ابن عساکر، 30/212، دار الفکر بیروت

(2) مصنف ابن ابی شیبہ، 7/472، رقم: 8، دار الفکر بیروت

دوسری روایت میں ہے کہ حضرت سالم رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: میں نے محمد بن حنفیہ رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا: کیا جناب ابو بکر رضی اللہ عنہ لوگوں میں سب سے پہلے ایمان لائے تھے؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ میں نے پوچھا: پھر کس بات کے سبب وہ سب صحابہ پر غالب ہیں یہاں تک کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان میں صرف ان ہی کا چرچا ہے۔ حضرت محمد بن حنفیہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس لئے کہ جب سے آپ اسلام لائے ہیں تو آپ کا اسلام سب سے افضل ہے اور اسی فضیلت پر آپ رہے یہاں تک کہ اللہ پاک نے آپ کی روح قبض فرمالی۔ (1)

میرے بعد اس امت میں سب سے افضل ابو بکر

حضرت زکریا بن یحیٰ طائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں نے حضرت ابو بکر بن عیاش رحمۃ اللہ علیہ کو اپنی مجلس میں تین مرتبہ یہ کہتے ہوئے سنا: آج میں ایسی گفتگو کروں گا جس میں کوئی میری مخالفت نہیں کرے گا مگر جو مخالفت کرے گا میں اسے چھوڑ دوں گا۔ لوگوں نے عرض کی: کہیے۔ ارشاد فرمایا: انبیاء اور رسولوں کے بعد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے افضل کوئی پیدا نہیں ہوا۔ سب نے کہا: آپ نے سچ کہا۔ فضل بن عیاش رحمۃ اللہ علیہ کے غلام عاصم بن یوسف نے عرض کی: حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وصی یوشع بن نون بھی نہیں۔ ارشاد فرمایا: یوشع بن نون بھی نہیں البتہ اگر یوشع بن نون نبی ہوں تو وہ افضل ہیں۔ پھر ابو بکر بن عیاش رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی وضاحت فرمائی اور قرآن پاک کی یہ آیت پڑھی: ﴿كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ﴾ (2) اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے بعد اس امت میں سب سے افضل ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ (3)

(1) ابن عساکر، 30/46، دار الفکر بیروت
(2) پ3، آل عمران: 109
(3) ابن عساکر، 30/395، دار الفکر بیروت

تیسرا باب

اہل سنت اور افضیلت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

انبیائے کرام کے بعد سب سے افضل

امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: انبیائے کرام علیہم السلام کے بعد تمام لوگوں سے افضل حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں۔(1)

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا: انبیاء علیہم السلام کے بعد لوگوں میں سب سے افضل کون ہے؟ فرمایا: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ۔(2)

صحابہ و تابعین کا اجماع

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: تمام صحابہ و تابعین کا اس پر اجماع (اتفاق) ہے کہ تمام امت سے افضل حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔(3)

تمام امت پر فضیلت و سبقت

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کے بعد سب سے پہلے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت ثابت کرتے ہیں بایں طور کہ آپ کو تمام اُمت پر فضیلت و سبقت حاصل ہے۔(4)

اہلِ سنت کا اتفاق

امام نووی شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: تمام صحابہ میں سب سے افضل جناب

---

(1) شرح فقہ اکبر، ص182، دار البشائر الاسلامیہ، بیروت

(2) الصواعق المحرقہ، ص57، مطبوعہ ملتان

(3) فتح الباری، 8/15، دار الکتب العلمیہ، بیروت

(4) شرح العقیدۃ الطحاویۃ، ص471، المکتب الاسلامی بیروت

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں اور اس بات پر سب اہل سنت کا اتفاق ہے۔[1]

مرسلین ملائکہ وانبیاء کے بعد تمام مخلوق سے افضل

اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مرسلین ملائکہ ورسل وانبیائے بشر صلوات اللہ تعالیٰ وتسلیماتہ علیہم کے بعد حضرات خلفائے اربعہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم تمام مخلوقِ الٰہی سے افضل ہیں، پھر اُن کی باہم ترتیب یوں ہے کہ سب سے افضل صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پھر فاروق اعظم پھر عثمان غنی پھر مولیٰ علی رضی اللہ عنہم۔[2]

---

(1)شرح مسلم للنووی، 15/148، دار احیاء التراث العربی بیروت

(2)فتاوی رضویہ، 28/478، رضا فاؤنڈیشن لاہور

چوتھا باب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے بہتر

حضرت محمد بن حنفیہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد ماجد حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے بعد سب سے بہتر کون ہے؟ ارشاد فرمایا: ابو بکر۔ میں نے عرض کی: پھر کون؟ فرمایا: عمر۔[1]

ابو بکر نبیوں کے علاوہ تمام لوگوں میں سب سے بہتر ہیں

حضرت ایاس بن سلمہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے بیان کیا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابو بکر نبیوں کے علاوہ تمام لوگوں سے بہتر ہیں۔[2]

سوائے نبیوں کے روئے زمین میں سب سے بہتر

حضرت سلیمان بن یسار رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ پاک کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابو بکر و عمر سوائے نبیوں کے روئے زمین میں سب سے بہتر ہیں۔[3]

بھلائی کا مجموعہ

حضرت سلیمان بن یسار رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بھلائی کی تین سو ساٹھ (360) خصلتیں ہیں: جب اللہ پاک کسی بندے سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے ان میں سے ایک خصلت اس میں رکھ دیتا ہے

---

(1) بخاری، 2/522، حدیث: 3671

(2) ابن عساکر، 30/212، دار الفکر بیروت

(3) ابن عساکر، 30/103، دار الفکر بیروت

کہ جس کے سبب اللہ پاک اس بندے کو جنت میں داخل فرمائے گا۔ اس پر جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کیا ان خصلتوں میں کوئی خصلت مجھ میں بھی ہے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں، تمہارے اندر وہ ساری کی ساری یعنی تین سو ساٹھ خصلتیں موجود ہیں۔(1)

حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو خطبہ دیتے ہوئے دیکھا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے التفات فرمایا تو ابو بکر رضی اللہ عنہ کو نہ دیکھا تو فرمایا: ابو بکر! ابو بکر! ابھی ابھی جبرئیل علیہ السلام نے مجھے بتایا ہے کہ تمہارے بعد ابو بکر سب سے بہتر ہیں۔(2)

ابو بکر سے بہتر شخص پر سورج طلوع ہی نہیں ہوا

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کو جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے آگے چلتے ہوئے دیکھا تو انہیں ارشاد فرمایا: کیا تم ایسے شخص سے آگے چلتے ہو کہ جس سے افضل کسی ایک پر بھی سورج طلوع نہیں ہوا۔(3)

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مجھے جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے آگے چلتے ہوئے دیکھا تو ارشاد فرمایا: اے ابو درداء! کیا تم ایسے شخص سے آگے چلتے ہو جو تم سے بہتر ہے۔ یقینا ابو بکر ان تمام لوگوں سے

(1) ابن عساکر، 30/103، دار الفکر بیروت
(2) ابن عساکر، 30/206، دار الفکر بیروت
(3) ابن عساکر، 30/207، دار الفکر بیروت

بہتر ہیں جن پر سورج غروب یا طلوع ہوا۔[1]

سب سے بہترین اسلام والے

حضرت محمد بن سعد رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا ابو بکر رضی اللہ عنہ آپ سب سے پہلے اسلام لائے؟ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: نہیں، لیکن ان سے پہلے پانچ لوگ اسلام قبول کر چکے تھے مگر جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہم میں سے بہترین اسلام والے تھے۔[2]

سب سے مضبوط اور وزنی ایمان والے

امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اگر ابو بکر کے ایمان کو تمام زمین والوں کے ایمان کے ساتھ تولا جائے تو آپ کا ایمان سب سے وزنی ہو گا۔[3]

ہمارے سردار اور ہم سب سے بہتر ہیں

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہم میں سب سے زیادہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے محبوب تھے اور آپ رضی اللہ عنہ ہمارے سردار اور ہم سب سے بہتر ہیں۔[4]

اللہ پاک نے میرے بعد ابو بکر سے بہتر اور افضل کسی کو پیدا ہی نہیں کیا

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھے تو آپ نے ارشاد فرمایا: ابھی وہ شخص آئے گا کہ میرے

---

(1) ابن عساکر، 30/208، دار الفکر بیروت

(2) ابن عساکر، 30/45، دار الفکر بیروت

(3) شعب الایمان، 1/69، حدیث: 36، دار الکتب العلمیہ بیروت

(4) ابن عساکر، 30/275، دار الفکر بیروت

بعد اس کے علاوہ اللہ پاک نے کسی کو بہتر اور زیادہ فضیلت والا پیدا نہ کیا۔ وہ نبیوں کی طرح شفاعت کرے گا تھوڑی ہی دیر بعد جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کھڑے ہوئے اور انہیں بوسہ دیا اور ان کا اکرام کیا۔[1]

ابو بکر مجھ سے اور میرے والد سے بہتر ہیں

حضرت زیاد بن علاقہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ عام الرمادہ میں ایک شخص آیا اور اس نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو صدقہ کرتے ہوئے دیکھا جس نے یہ کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے بعد اس امت میں سب سے بہتر ہیں۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ درہ لے کر اس شخص کو مارنے لگے اور فرمانے لگے: اس نے جھوٹ بولا۔ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ مجھ سے اور میرے والد، تجھ سے اور تیرے والد سے بھی بہتر ہیں۔[2]

اگر تو نے ان میں کسی ایک کو بھی دیکھا ہوتا تو میں ضرور تجھے سزا دیتا

امام زہری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کہا: اے لوگوں میں سب سے بہتر شخصیت یا کہا میں نے آپ سے بہتر کوئی امیر نہیں دیکھا۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا تم نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو دیکھا ہے؟ اس نے عرض کی: نہیں۔ مزید پوچھا: کیا تم نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تو مجھے یہ جواب دیتا کہ تو نے ان میں کسی ایک کو دیکھا ہے تو ضرور میں تجھے سزا دیتا۔[3]

---

(1) ابن عساکر، 30/155، دار الفکر بیروت

(2) ابن عساکر، 30/340، دار الفکر بیروت

(3) ابن عساکر، 30/340، دار الفکر بیروت

تونے ابو بکر کو دیکھا ہے؟

یعقوب بن ابراہیم بن سعد اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں: وفد عبد القیس جناب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے انہیں اجازت دی وہ آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ان کے درمیان فیصلہ کیا اور ان کی حاجات کو پورا کیا اسی دوران حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آنکھ لگ گئی۔ قوم میں سے ایک آدمی نے کہا ان سے بہتر میں نے کبھی نہیں دیکھا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اس کی یہ بات سن کر فورا بیدار ہوئے اور ارشاد فرمایا: کیا تم نے ابو بکر کو دیکھا ہے۔ اس نے کہا: نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اگر تونے انہیں دیکھا ہوتا تو ضرور میں تجھے سزا دیتا۔ (1)

سب سے بہترین خلیفہ

حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہمارے حکمران اور سب سے بہتر خلیفہ ہیں۔ آپ ہم پر سب سے زیادہ مہربان اور ہم پر سب سے زیادہ شفقت فرمانے والے تھے۔ (2)

دوسری روایت میں ہے کہ حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ابو بکر رضی اللہ عنہ بہترین خلیفہ، ہمارے چھوٹوں پر سب سے زیادہ شفقت کرنے والے اور ہمارے بڑوں پر سب سے زیادہ مہربان تھے۔ (3)

---

(1) ابن عساکر، 30/340، دار الفکر بیروت

(2) ابن عساکر، 30/387، دار الفکر بیروت

(3) ابن عساکر، 30/387، دار الفکر بیروت

80 سے زیادہ حضرات سے مروی

اسی (80) سے زیادہ حضرات سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: امت میں نبی کے بعد سب سے بہتر ابو بکر ہیں پھر ان کے بعد عمر ہیں۔ (1)

ابو بکر کی ایک رات اور دن عمر اور اولاد عمر سے بہتر ہے

حضرت ضبہ بن محصن عنزی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ بصرہ کے حاکم تھے۔ انہوں نے مجھے کسی کام کے لئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں بھیجا۔ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے گھر آیا، دروازہ بجایا تو انہوں نے پوچھا: کون؟ میں نے عرض کی: ضبہ بن محصن عنزی۔ پھر وہ مجھے اپنے گھر کے اندر لے گئے اور مجھے کھانا دیا، جب میں کھانا کھا چکا تو میں نے ان کے سامنے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ رونے لگے۔ میں نے ان سے عرض کی: آپ تو ابو بکر سے افضل ہیں اس پر آپ مزید رونے لگے پھر روتے ہوئے فرمایا: ابو بکر کی ایک رات اور ایک دن عمر اور اولاد عمر سے بہتر ہے۔ کیا میں تمہیں ان کی رات اور دن کے بارے میں بتاؤں؟ میں نے عرض کی: امیر المؤمنین! بتائیں۔ ارشاد فرمایا: جب نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مکہ سے ہجرت فرمائی تو رات کا وقت تھا۔ جناب ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ پیچھے پیچھے چل رہے تھے، کبھی سامنے چلتے کبھی پیچھے، کبھی دائیں اور کبھی بائیں۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابو بکر یہ کیسی چال ہے۔ عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! مجھے سامنے سے خطرہ محسوس ہوتا ہے تو میں سامنے آجاتا ہوں۔ تلاش کرنے والے مشرکوں کی یاد آتی ہے تو میں آپ کے پیچھے چلا جاتا ہوں۔ اسی طرح مجھے خطرہ محسوس ہوتا ہے تو کبھی دائیں تو کبھی

---

(1) الامامۃ فی ضوء الکتاب والسنۃ، 1/186

بائیں چلتا ہوں۔ یوں پوری رات پیدل سفر جاری رہا، یہاں کہ نبی پاک کے پاؤں مبارک کی انگلیاں گِھس کر زخمی ہو گئیں اور نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم تکلیف محسوس کرنے لگے۔ اس حالت میں جب جناب صدیق اکبر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو دیکھا تو آپ کو اپنے کندھے پر اٹھا کر جلدی جلدی چلنے لگے یہاں تک کہ غار کے منہ پر آئے تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو کندھے سے نیچے اتارا پھر عرض کی: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا۔ آپ غار میں اس وقت تک داخل نہ ہونا یہاں تک کہ میں پہلے داخل نہ ہو جاؤں، اگر اندر کوئی تکلیف دہ چیز ہو تو وہ مجھے ہی تکلیف دے گی آپ محفوظ رہیں گے۔ جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اندر تشریف لے گئے تو وہاں کسی چیز کو نہ دیکھا پھر نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو بیٹھنے کو کہا اور عرض کی: غار میں کچھ سوراخ ہیں میں انہیں بند کر دیتا ہوں۔ آپ رضی اللہ عنہ کے جسم مبارک پر ایک چادر تھی تو آپ نے اس کے ٹکڑے کئے اور ان ٹکڑوں سے ایک ایک کر کے سب سوراخ بند کر دیئے۔ صرف دو سوراخ باقی رہ گئے پھر نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اٹھا لیا اور انہیں غار میں لے آئے پھر باقی رہ جانے والے دو سوراخوں میں اپنی ایڑیاں ڈال دیں۔ چھوٹے بڑے سانپ آپ رضی اللہ عنہ کو صبح تک کاٹتے رہے، آپ تکلیف کی شدت کو برداشت کرتے رہے اس حال میں بھی اپنی تکلیف حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر ظاہر نہ ہونے دی، پیارے آقا صلی اللہ علیہ والہ وسلم انہیں فرما رہے تھے ”غم نہ کرو اللہ ہمارے ساتھ ہے۔“ اللہ پاک نے جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر سکینہ نازل فرمایا اور جناب صدیق اکبر پر اطمینان اتارا تو یہ جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی رات تھی۔ جہاں تک ان کے دن کا تعلق ہے تو اس کی تفصیل یہ ہے کہ جب نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا وصال ظاہری ہوا تو کچھ عرب دین اسلام سے منحرف

ہو گئے۔ بعض نے کہا ہم نماز پڑھیں گے مگر زکوٰۃ نہیں دیں گے۔ بعض نے کہا: ہم زکوٰۃ دیں گے جبکہ نماز نہیں پڑھیں گے۔ میں ان کی بارگاہ میں حاضر ہوا اس حال میں کہ میں نے انہیں نصیحت کرنے میں لاپروائی نہیں کی پھر میں نے عرض کی: اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے خلیفہ! لوگوں پر نرمی کرو اور دیگر لوگوں نے بھی یہی عرض کیا۔ اس پر جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم اس دنیا سے پردہ فرما چکے ہیں اور وحی کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے۔ اللہ کی قسم! اگر لوگوں نے مجھے وہ رسی بھی دینے سے انکار کیا جسے وہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو پیش کیا کرتے تھے تو ضرور میں ان سے جہاد کروں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اور ہم نے آپ کے ساتھ ایسے لوگوں سے جہاد کیا۔ اللہ کی قسم! جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ دین کے معاملے میں بہت سخت تھے۔ تو یہ ان کا دن تھا۔[1]

اے اللہ! تو مجھے لوگوں کے گمان سے زیادہ بہتر بنا

امام اصمعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی تعریف کی جاتی تو آپ رضی اللہ عنہ اللہ پاک کی بارگاہ میں یہ دعا مانگتے: اے اللہ مجھ سے زیادہ تو مجھے جانتا ہے اور لوگوں سے زیادہ میں اپنے آپ کو جانتا ہوں۔ اے اللہ تو مجھے لوگوں کے گمان سے زیادہ بہتر بنا اور میری وہ غلطیاں معاف فرما جنہیں لوگ نہیں جانتے اور (میرے متعلق) لوگوں کی کہی ہوئی باتوں پر میری پکڑ نہ فرما۔[2]

---

(1) ابن عساکر، 30/ 80، دار الفکر بیروت

(2) ابن عساکر، 30/ 332، دار الفکر بیروت

پانچواں باب

سخاوت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

سب سے زیادہ احسانات والے

اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے زیادہ اپنی صحبت اور اپنی ذات سے مجھ پر احسان کرنے والے ابو بکر ہیں۔ مجھے کسی کے مال نے اتنا فائدہ نہیں پہنچایا جتنا ابو بکر کے مال نے مجھے فائدہ پہنچایا۔ اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو ضرور میں ابو بکر کو خلیل بناتا۔(1)

سب سے زیادہ نفع پہنچانے والا مال

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے کسی کے مال نے اتنا نفع نہ دیا جتنا ابو بکر کے مال نے نفع دیا۔(2)

حضرت ابن مسیب رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم جناب ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مال میں اسی طرح تصرف کرتے جس طرح اپنے مال میں تصرف فرماتے۔(3)

میری جان ومال آپ ہی کے لئے تو ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے کبھی کسی کے مال نے اتنا فائدہ نہ دیا جتنا ابو بکر کے مال نے مجھے فائدہ پہنچایا، یہ سن کر جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ رو پڑے اور عرض کرنے لگے:

---

(1)ابن عساکر،30 / 332،دار الفکر بیروت، بخاری، 1 / 177، حدیث:466

(2)ترمذی،5 /374،دار الفکر بیروت

(3)ابن عساکر،30 /60 ، دار الفکر بیروت

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! میری جان ومال آپ ہی کے لئے ہے۔[1]

ابو بکر سے بڑھ کر میرا کوئی محسن نہیں

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابو بکر سے بڑھ کر میرا کوئی محسن نہیں، اس نے اپنی جان ومال سے میری خیر خواہی کی اور اپنی بیٹی سے میرا نکاح کیا۔[2]

نبی پاک صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کو سب سے زیادہ محبوب

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے پوچھا: آپ کو سب سے زیادہ کون محبوب ہے؟ ارشاد فرمایا: عائشہ۔ میں نے عرض کی: میں نے عورتوں کے بارے میں نہیں پوچھا۔ ارشاد فرمایا: پھر تو اس کے والد۔ میں نے عرض کی: کیوں! یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم؟ ارشاد فرمایا: ابو بکر نے خوش دلی سے اپنا سارا مال میرے سامنے راہ خدا میں خرچ کیا یہاں تک کہ ایک پیوند لگا جبہ باقی بچا، اس کے علاوہ وہ کسی چیز کے مالک نہیں تھے۔ اللہ کی قسم! مجھے ابو بکر کے مال سے زیادہ کسی مال نے نفع نہیں پہنچایا، اس نے اپنی بیٹی سے میری شادی کی، مجھے اپنا غلام ہبہ کیا اور اپنی جان سے میری خیر خواہی کی۔ جب بھی جبرئیل علیہ السلام میرے پاس حاضر ہوئے تو انہوں نے کہا: اے محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم! اللہ پاک آپ کو سلام فرماتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے کہ آپ ابو بکر کو سلام دیں اور انہیں کہیں کہ وہ ناراض ہیں کہ میں انہیں راضی کر دوں۔ جناب ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم میں کس کے ساتھ ناراض ہوں، میں اللہ پاک سے راضی ہوں، کیا

---

(1) ابن عساکر، 30/56، دار الفکر بیروت

(2) ابن عساکر، 30/60، دار الفکر بیروت

اللہ پاک مجھ سے راضی ہے؟ نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں۔ جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اس پر اللہ پاک کا شکر ادا کیا۔[1]

ابو بکر کا مال تمام مسلمانوں کے مال سے بہتر ہے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر سب سے زیادہ ابو بکر کے احسانات ہیں، اپنی بیٹی سے میرا نکاح کیا اور اپنی جان سے میری خیر خواہی کی اور یقیناً ابو بکر کا مال تمام مسلمانوں کے مال سے بہتر ہے، ابو بکر نے اپنے مال سے بلال کو آزاد کرایا اور مدینہ کی طرف ہجرت میں میری سواری کا انتظام کیا۔[2]

صدیق اکبر کا مال سب مسلمانوں کے مال سے افضل

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر سب سے زیادہ احسانات ابو بکر کے ہیں کہ انہوں نے اپنی بیٹی سے میرا نکاح کرایا اور اپنے مال سے میری خیر خواہی کی اور غار میں میرے ساتھ رہے اور بلاشبہ ابو بکر کا مال بھی سب مسلمانوں کے مال سے افضل ہے اسی مال سے وہ اونٹنی بھی ہے جس پر میں نے ہجرت کی اور اسی مال سے میرے مؤذن بلال خریدے گئے۔[3]

تیرا مال کتنا پاکیزہ ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے جناب ابو بکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرمایا: تیرا مال کتنا پاکیزہ ہے، اسی سے میرا

---

(1)ابن عساکر، 30/61، دار الفکر بیروت

(2)ابن عساکر، 30/62، دار الفکر بیروت

(3)ابن عساکر، 30/62، دار الفکر بیروت

مؤذن بلال آزاد ہوا ہے اور اسی سے میری وہ اونٹنی ہے جس پر میں نے ہجرت کی تھی۔ تو نے اپنی بیٹی سے میرا نکاح کرایا اور اپنی جان ومال سے میری خیر خواہی کی۔ گویا میں تجھے جنت کے دروازے پر دیکھ رہا ہوں کہ تم میری امت کی شفاعت کر رہے ہو۔(1)

چالیس ہزار درہم اللہ کی راہ میں خرچ کر دیئے

حضرت عروہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ جناب ابو بکر رضی اللہ عنہ اسلام لائے تو ان کے پاس چالیس ہزار درہم تھے۔ انہوں نے سارے کے سارے اللہ کی راہ میں خرچ کر دیئے۔(2)

سات غلاموں کو آزاد کیا

حضرت عروہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ جناب ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اسلام لائے تو ان کے پاس چالیس ہزار درہم تھے اور سارے کے سارے انہوں اللہ کی راہ میں خرچ کر دیئے۔ سات ایسے غلاموں کو آزاد کیا جنہیں اسلام لانے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت بلال، عامر بن فہیرہ، نذیرہ، نہدیہ اور ان کی بیٹی، بنی مؤمل کی کنیز اور اُمِّ عبیس ان سب کو خرید کر آزاد کیا۔(3)

اپنا مال غلاموں اور دیگر مسلمانوں پر خرچ کرتے

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جس دن جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اسلام لائے اس دن ان کے گھر میں چالیس ہزار درہم تھے جب مکہ سے مدینہ ہجرت کے لئے تشریف لے گئے تو پانچ ہزار کے علاوہ ان کے پاس کچھ نہ تھا

---

(1) ابن عساکر، 30/62، دار الفکر بیروت
(2) ابن عساکر، 30/66، دار الفکر بیروت
(3) ابن عساکر، 30/67، دار الفکر بیروت

سارے کا سارا مال غلاموں کو آزاد کرنے اور اسلام کی معاونت میں خرچ کر دیا۔(1)

حضرت زید بن اسلم رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ جناب ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ مشہور تاجر تھے اور جب اعلان نبوت ہوا اس وقت آپ کے پاس چالیس ہزار درہم تھے۔ آپ اس مال سے غلاموں کو آزاد کرتے اور مسلمانوں کی تقویت پہنچاتے یہاں تک کہ آپ پانچ ہزار درہم لے کر مدینہ منورہ تشریف لائے پھر باقی رقم سے وہی کام کرتے جو مکہ مکرمہ میں کیا کرتے تھے۔(2)

اپنا سارا مال بیت المال میں جمع کرا دیا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ جب خلیفہ مقرر ہوئے تو اپنی ملکیت میں موجود تمام درہم و دینار مسلمانوں کے بیت المال میں جمع کرا دیئے اور ارشاد فرمایا: میں اس مال سے تجارت کرتا اور رزق تلاش کرتا تھا جب میں مسلمانوں کا خلیفہ مقرر ہوا تو انہوں نے مجھے (خلافت کے امور میں) مشغول کر دیا۔(3)

کافروں کے ہاتھوں تکلیف میں مبتلا سات غلاموں کو آزاد کرنا

کلبی سے روایت ہے کہ یہ آیت جناب ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شان میں نازل ہوئی: ﴿وَ سَیُجَنَّبُهَا الْاَتْقَی(۱۷) الَّذِیْ یُؤْتِیْ مَالَهٗ یَتَزَكّٰی(۱۸) وَ مَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰۤی(۱۹) اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰی(۲۰) وَ لَسَوْفَ یَرْضٰی(۲۱)﴾ (ترجمۂ کنز الایمان: اور بہت جلد اس سے دور رکھا جائے گا جو سب سے بڑا پرہیز گار۔ جو اپنا مال دیتا ہے کہ ستھرا ہو اور

(1) ابن عساکر، 30/68، دار الفکر بیروت

(2) ابن عساکر، 30/68، دار الفکر بیروت

(3) ابن عساکر، 30/321، دار الفکر بیروت

کسی کا اس پر کچھ احسان نہیں جس کا بدلہ دیا جائے صرف اپنے رب کی رضا چاہتا جو سب سے بلند ہے اور بے شک قریب ہے کہ وہ راضی ہو گا۔) حضرت سفیان بیان کرتے ہیں جناب ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اُن سات غلاموں کو خرید کر آزاد کیا جنہیں اللہ کا نام لینے پر عذاب دیا جاتا تھا۔[1]

میرا مال مسلمانوں کے کام آجاتا ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خلیفہ بننے کے بعد یہ ارشاد فرمایا: میری قوم جانتی ہے کہ میرا کاروبار اتنا وسیع تھا کہ اس سے میرے گھر والوں کا گزر بسر ہو جاتا تھا اور اب میں اہل اسلام کے کاموں میں مشغول ہو گیا ہوں۔ اب بیت المال کے مال سے میری آل بھی کھائے گی اور مسلمانوں کے روز گار کے کام بھی آئے گا۔[2]

مسجد نبوی کی قیمت صدیق اکبر کے مال سے

مدینہ منورہ تشریف لانے کے بعد نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مسجد نبوی کی تعمیر شروع کر دی تھی۔ مسجد نبوی کی جگہ دو یتیم بچوں کی ملکیت میں تھی، ایک کا نام سہیل جبکہ دوسرے کا نام سہل تھا، اس جگہ لوگ کھجوریں خشک کیا کرتے تھے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے وہ زمین خرید لی اور اس کی قیمت جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے مال سے ادا فرمائی۔[3]

---

(1) ابن عساکر، 30/70، دار الفکر بیروت

(2) بخاری، 2/11، حدیث: 2070، دار الکتاب العلمیہ بیروت

(3) سیرت سید الانبیا، ص246 مکتبہ مظہر علم لاہور، وفاء الوفا، 1/324، دار احیاء التراث العربی بیروت

چھٹا باب

جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی رحم دلی کا بیان

امت میں سب سے زیادہ مہربانی فرمانے والے

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابو بکر میری امت میں سب سے زیادہ مہربانی فرمانے والے ہیں۔[1]

سب سے زیادہ رحم دل

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت پر میری امت میں سے سب سے زیادہ رحم دل ابو بکر ہیں۔[2]

بہت زیادہ نرم دل اور اللہ پاک کی طرف رجوع کرنے والے

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بہت زیادہ نرم دل اور اللہ پاک کی طرف رجوع کرنے والے تھے۔[3]

حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو رحم دلی اور نرمی کی وجہ سے اَوّاہ (بہت آہیں بھرنے والا) کہا جاتا تھا۔[4]

---

(1) مسند ابی یعلی، 10/141، حدیث: 5763

(2) ابن حبان، 16/74، حدیث: 7137

(3) ابن عساکر، 30/379، دار الفکر بیروت

(4) طبقات ابن سعد، 3/170

ساتواں باب

شجاعت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا بیان

سب سے پہلے محافظ

اسلام کی تبلیغ کے اوائل میں جب نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو مشرکین مکہ کی طرف سے اذیتیں پہنچائی گئیں تو اس وقت جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ہی نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی حفاظت کی اور مشرکوں کے نرغے سے نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو بچایا۔(1)

جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے اسلام قبول فرمایا اور اسی دن اسلام کی تبلیغ بھی شروع کی۔(2)

حضرت علی رضی اللہ عنہ جیسے بہادر صحابی کا یہ قول ہے کہ جب لڑائی خوب گرم ہو جاتی تھی، ہم لوگوں میں سب سے زیادہ بہادر وہ شخص شمار کیا جاتا تھا جو جنگ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے قریب رہ کر دشمنوں سے لڑتا تھا۔(3)

سب سے زیادہ بہادر

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: غزوہ بدر کے دن ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت اور نگرانی کے لئے ایک خیمہ بنایا تاکہ کوئی دشمن آپ پر حملہ کر کے آپ کو تکلیف نہ پہنچا سکے اللہ کی قسم ہم میں سے کوئی بھی آگے نہیں بڑھا صرف صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ننگی تلوار ہاتھ میں لے کر آگے بڑھے اور نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس کھڑے ہو گئے اور پھر کسی کافر کو جرأت نہ ہو سکی، اس

---

(1) نوادر الاصول، 2/777، مکتبہ امام بخاری، مصر

(2) ابن عساکر، 30/49، دار الفکر بیروت

(3) الشفا، 1/116، دار الفکر بیروت

لئے ہم میں سب سے زیادہ بہادر جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں۔[1]

میدان بدر میں صدیق اکبر کی شجاعت

حضرت محمد بن عقیل رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک بار پوچھا: بتاؤ سب سے بہادر کون ہے؟ لوگوں نے عرض کی: حضور آپ ہی تو ہیں۔ فرمایا: میں تو اپنے برابر والوں سے لڑتا ہوں، اس صورت کے اندر میں بہادر ہوا، سب سے بہادر نہیں، میں تو سب سے بہادر کے بارے میں پوچھ رہا ہوں کہ وہ کون ہے؟ لوگوں نے عرض کی: حضور! آپ ہی ارشاد فرمایئے۔ فرمایا: غزوہ بدر کے دن ہم نے نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت اور حفاظت کے لئے ایک سائبان بنایا اور آپس میں مشورہ کیا کہ اس سائبان میں حفاظت کے فرائض کون سر انجام دے گا تاکہ کوئی کافر نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر حملہ کر کے تکلیف نہ پہنچا سکے۔ اللہ کی قسم! ہم میں سے کوئی بھی آگے نہیں بڑھا صرف جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ننگی تلوار ہاتھ میں لیے آگے تشریف لائے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس کھڑے ہو گئے اور پھر ہم نے دیکھا کہ کسی کافر کو یہ جرات نہ ہو سکی کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے قریب بھی پھٹک سکے اور بالفرض کوئی ایسا کرنے کی جراءت بھی کرتا تو جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اس کی طرف بڑھتے۔ اس لئے ہم میں سے زیادہ بہادر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہی ہیں۔[2]

سب سے پہلے پلٹنے والے

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ احد کے دن جب تمام صحابہ سرکار سے

---

(1) کنز العمال، 12/524، حدیث: 35690، مؤسسۃ الرسالہ بیروت

(2) کنز العمال، 12/524، حدیث: 35690، مؤسسۃ الرسالہ بیروت

جدا ہو گئے تو سب سے پہلے آپ کے پاس واپس آنے والے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تھے۔[1]

بہادری کے ساتھ سب سے پہلے اسلام کا اظہار کیا

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے جن لوگوں نے اپنا عقیدۂ اسلام ظاہر کیا ان میں سے ایک نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور دوسرے جناب صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ تھے۔[2]

جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا، جس دن اسلام قبول کیا اسی دن اسلام کی تبلیغ بھی فرمائی۔[3]

---

(1) ابن عساکر، 25/75، دار الفکر بیروت

(2) الریاض النضرۃ، 1/88، دار الکتب العلمیہ بیروت

(3) ابن عساکر، 30/49، دار الفکر بیروت

آٹھواں باب

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے علم کا بیان

صحابہ کرام میں قرآن کے سب سے بڑے عالم

ابن کثیر کہتے ہیں: جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سب سے بڑے قرآن پاک کے عالم تھے کیونکہ نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے انہیں صحابہ کرام کی امامت کے لئے مقدم کیا۔ اس کے ساتھ نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا فرمان بھی ہے کہ لوگوں کو وہ شخص نماز پڑھائے جو کتاب اللہ کو سب سے زیادہ جاننے والا ہے۔ اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں کو مناسب نہیں کہ جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں کوئی دوسرا ان کی امامت کرے۔ اس کے ساتھ ساتھ جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سنت کو سب سے زیادہ جاننے والے تھے۔ کثیر مواقع پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی طرف رجوع کیا تو آپ نے اس معاملے میں نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا طریقہ بیان کیا جو ضرورت کے وقت صرف جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو ہی یاد اور مستحضر تھا ان کے علاوہ کسی کو یاد نہیں تھا۔ آپ کو کیسے علم نہ ہوتا حالانکہ آپ رضی اللہ عنہ بعثت سے وفات تک مسلسل نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی صحبت میں رہے۔ مزید بر آں جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اللہ پاک کے بندوں میں بہت زیادہ ذہین اور عقل مند تھے، آپ رضی اللہ عنہ سے تھوڑی ہی مگر مستند احادیث مروی ہیں کیونکہ نبیِ پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے بعد آپ تھوڑا ہی عرصہ حیات رہے جلد ہی آپ کا انتقال ہو گیا ورنہ آپ زیادہ عرصہ حیات رہتے تو آپ سے بہت زیادہ احادیث منقول

ہوتیں، ناقلین نے آپ سے تمام احادیث نقل کرلی تھیں۔ اس زمانے میں صحابہ کرام موجود تھے انہیں جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے کی ضرورت پیش نہیں آئی کیونکہ ان روایات کو سننے میں وہ سب شریک تھے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے وہی حدیث سنتے جو انہیں معلوم نہ ہوتی۔[1]

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے فیصلے کا انداز

حضرت میمون بن مہران رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں جب کوئی فیصلہ کرانے حاضر ہوتا تو آپ رضی اللہ عنہ سب سے پہلے کتاب اللہ میں غور و فکر کرتے، اگر وہاں مسئلے کا حل موجود ہوتا تو اس کے مطابق فیصلہ فرماتے، اگر کتاب اللہ میں اس کا حل نہ پاتے تو سنت سے اس کا حل معلوم ہوتا تو اس کے مطابق فیصلہ فرماتے، اگر قرآن و سنت میں اس کا حل نہ پاتے تو باہر تشریف لے آتے اور مسلمانوں سے پوچھتے اور فرماتے: میرے پاس اس اس طرح کا مسئلہ آیا ہے تو تمہیں اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا کوئی فیصلہ معلوم ہے۔ بسا اوقات لوگوں کی ایک جماعت جمع ہو جاتی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے منقول اس مسئلے کا حل بیان کرتے، اس پر جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ یوں عرض کرتے: تمام تعریفیں اس ذات کے لئے ہیں کہ جس نے ہم میں اس شخص کو سلامت رکھا جس نے ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی حدیث کو یاد رکھا۔ اگر لوگوں کو بھی اس مسئلہ کا حل معلوم نہ ہوتا پھر اہل علم حضرات کو جمع کرتے اور ان سے مشورہ کرتے اگر کسی معاملے میں ان کی رائے قائم ہو جاتی تو اس کے مطابق فیصلہ فرماتے۔ پھر جناب عمر رضی اللہ عنہ کا بھی یہ

---

(1) الصواعق المحرقہ، 1/ 48، مؤسسۃ الرسالہ بیروت

معمول رہا کہ آپ قران و سنت میں کسی مسئلے کا حل نہ پاتے تو یہ دیکھتے کہ جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اس معاملہ میں کیا فیصلہ کیا اگر معلوم ہو جاتا تو اس کے مطابق فیصلہ فرماتے ورنہ اہل علم حضرات کو جمع کر کے ان سے مشورہ لیتے پھر کسی متفقہ رائے کے مطابق مسئلہ حل فرماتے۔[1]

عرب کے انساب کے بڑے عالم

ایک انصاری بزرگ بیان کرتے ہیں کہ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ عرب کے انساب کے سب سے بڑے عالم تھے خصوصاً قریش کے اور آپ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے میں نے یہ علم جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے حاصل کیا ہے اور جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ عرب کے نسب کا سب سے زیادہ علم رکھنے والے تھے۔[2]

خوابوں کی تعبیر کے ماہر

جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ خوابوں کی تعبیر کا خوب علم رکھتے تھے اور آپ رضی اللہ عنہ نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے زمانہ مبارکہ میں بھی تعبیر بیان کرتے تھے۔ امام محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ خوابوں کی تعبیر کے علم میں بالاتفاق سب پر مقدم ہیں، جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے بعد اس امت میں سب سے زیادہ تعبیر کا علم رکھنے والے ہیں۔[3]

امام دیلمی اور حافظ ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہما روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے حکم دیا

(1) الصواعق المحرقہ، 1/49، مؤسسۃ الرسالہ بیروت
(2) ابن عساکر، 72/45، دار الفکر بیروت، تاریخ الخلفاء، 1/42، مطبعۃ السعادۃ، مصر
(3) الصواعق المحرقہ، 1/87، مؤسسۃ الرسالہ بیروت

گیا کہ میں خوابوں کی تعبیر بیان کروں اور مجھے یہ بھی حکم دیا گیا کہ میں ابو بکر کو خوابوں کی تعبیر سکھاؤں۔[1]

محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابو بکر نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے بعد اس امت میں سب سے بڑے عبادت گزار ہیں اور اسی طرح آپ رضی اللہ عنہ خوابوں کی تعبیر کے سب سے بڑے عالم تھے۔[2]

امام ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ خوابوں کی تعبیر کے علم میں بالاتفاق سب سے زیادہ علم رکھنے والے ہیں اور نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے بعد اس امت میں سب سے زیادہ خوابوں کی تعبیر کا علم رکھنے والے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں۔ امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہیں کہ جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے زمانے بلکہ آپ کی موجودگی میں بھی خوابوں کی تعبیر بتایا کرتے تھے۔ ابن سعد نے امام ابنِ شہاب رحمۃ اللہ علیہما کے حوالے سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ایک خواب دیکھا تو جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو بیان کیا اور ارشاد فرمایا: میں نے خواب دیکھا کہ میں اور تم ریس لگا رہے ہیں اور میں اڑھائی اور نصف درجہ تم سے آگے نکل گیا۔ اس پر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! اللہ پاک آپ کو مغفرت اور رحمت کی طرف پہلے اٹھالے گا اور میں آپ کے اس دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد اڑھائی سال تک زندہ رہوں گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نبی پاک صلی اللہ

(1) ابن عساکر، 30/218، دارالفکر بیروت

(2) ابن عساکر، 30/328، دارالفکر بیروت

علیہ والہ وسلم کے وصال کے بعد دو سال اور سات ماہ تک زندہ رہے۔[1]

لوگوں میں سب سے زیادہ فصیح اور سب سے اچھے خطیب

ابن کثیر کہتے ہیں: جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تمام لوگوں میں سب سے زیادہ فصیح و بلیغ اور سب سے اچھے خطیب تھے۔ حضرت زبیر بن بکار رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: میں نے بعض اہل علم کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے صحابہ میں بہترین خطیب جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور جناب علی المرتضی رضی اللہ عنہ ہیں۔ حدیث سقیفہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان موجود ہے کہ جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ لوگوں میں سب سے زیادہ اللہ پاک کا علم رکھنے والے اور سب سے زیادہ اللہ پاک کا خوف رکھنے والے ہیں۔[2]

نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابو بکر کا غلطی کرنا اللہ پاک کو پسند نہیں۔[3]

جناب حسان بن ثابت کو سیدنا صدیق اکبر سے مشورے کا حکم

نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: اے حسان! تم قریش کی کیسے مذمت کروگے، جبکہ میں قریشی ہوں جبکہ میرے چچا کا بیٹا ابو سفیان بھی قریش سے تعلق رکھتا ہے؟ یہ سن کر حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! میں آپ کو ان کے درمیان سے اس طرح نکال دوں گا جیسے آٹے میں سے بال نکالتے ہیں۔ اس پر نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ابو بکر کے پاس جاؤ ان سے مشورہ کرلو کیونکہ وہ تم سے زیادہ قریش قوم

---

(1) الصواعق المحرقہ، 1/86، 87 مؤسسۃ الرسالہ، بیروت

(2) تاریخ الخلفاء، 1/42، مطبعۃ السعادۃ، مصر

(3) معجم کبیر، 20/67، حدیث: 124، دار احیاء التراث العربی بیروت

کے نسب کو جانتے ہیں۔ حضرت حسان رضی اللہ عنہ جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تاکہ قریش کے نسب کے بارے میں آگاہی حاصل کریں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ انہیں فرماتے رہے، ہجو سے فلاں فلاں کو نکال دو اور فلاں فلاں کو شامل کر دو۔[1]

سب سے زیادہ درست رائے والے اور کامل عقل والے

جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سب سے زیادہ دُرست رائے والے اور کامل ترین عقل والے تھے۔ چنانچہ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو بیان کرتے ہوئے سنا: میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے اور انہوں نے کہا: اللہ پاک تمہیں حکم ارشاد فرماتا ہے کہ تم ابو بکر سے مشورہ کرو۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو جب یمن کی طرف بھیجنے کا ارادہ فرمایا تو اپنے اصحاب میں سے حضرت ابو بکر، عمر، عثمان، علی، طلحہ، زبیر اور اسید بن حضیر رضی اللہ عنہم سے مشورہ کیا پھر فرمایا: اے معاذ! تمہاری کیا رائے ہے؟ میں نے عرض کی: میری وہی رائے ہے جو جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی رائے ہے۔ اس پر نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ پاک آسمان میں اس بات کو ناپسند فرماتا ہے کہ ابو بکر زمین میں غلطی کریں۔ اسی طرح حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یقیناً اللہ پاک اس بات کو ناپسند فرماتا ہے کہ ابو بکر غلطی کریں۔[2]

---

(1) اسد الغابہ، 2/8، دار احیاء التراث العربی بیروت

(2) تاریخ الخلفاء، 1/42، مطبعۃ السعادۃ، مصر

قرآن پاک کے حافظ

امام جلال الدین سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کی تہذیب کے حوالے سے نقل فرماتے ہیں: جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ان صحابہ کرام میں سے ایک ہیں جنہوں نے مکمل قرآن پاک حفظ کیا اس بات کو علما کی ایک جماعت نے بیان کیا، جن میں ابن کثیر بھی شامل ہیں۔ جہاں تک حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث کا تعلق ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے زمانے میں چار افراد نے قرآن پاک جمع کیا تو اس سے انصار میں سے چار افراد مراد ہیں جیسا کہ الاتقان کے اندر میں نے اس بات کی وضاحت کر دی ہے۔ جہاں تک ابو داؤد کی اس حدیث کا تعلق ہے جو امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو اس وقت مکمل قرآن جمع نہ ہوا تھا تو وہ روایت مدفوع یا مؤول ہے یعنی اس سے مراد یہ ہے کہ جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اس ترتیب پر قرآن کو جمع نہ کیا جس ترتیب پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے قرآن پاک کو جمع کیا۔[1]

ماہر محقق عالم اور مجتہد

امام ابو اسحاق شیرازی رحمۃ اللہ علیہ ذکر کرتے ہیں: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ امام الائمہ اور اس امت پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے خلیفہ ہیں۔ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "میرے بعد ابو بکر و عمر کی پیروی کرنا۔" اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے بعد امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ خلافت میں جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

(1) تاریخ الخلفاء، 1/42، مطبعۃ السعادۃ، مصر

مقدم ہیں جبکہ خلافت میں امام مجتہد کو ہی مقدم کیا جاتا ہے۔ جناب ابنِ عون رحمۃ اللہ علیہ امام ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں: صحابہ کرام یہ رائے رکھتے تھے کہ ایک شخصیت اتنا علم رکھتی ہے کہ تمام لوگ مل کر بھی اتنا علم نہیں رکھتے۔ آپ کا علم مانعینِ زکوٰۃ کے ساتھ جہاد میں بھی ظاہر ہوا کہ آپ نے اپنے اجتہاد کی قوت اور استدلال کے مختلف پہلوؤں کی معرفت سے ان کے ساتھ جنگ کو حق جانا۔ چنانچہ منقول ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے مناظرہ کیا اور کہا: اے ابو بکر! آپ لوگوں سے کیسے جہاد کریں گے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے جنگ کروں یہاں تک کہ وہ "لا الٰہ الا اللہ" کہیں لہٰذا جس نے "لا الٰہ الا اللہ" کہہ لیا اس نے مجھ سے اپنی جان اور مال کو محفوظ کر لیا مگر حق کے ساتھ ان کا حساب اللہ پاک کے سپرد ہے۔ پھر جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! ضرور میں ان لوگوں کے ساتھ جنگ کروں گا جنہوں نے نماز اور زکوٰۃ میں فرق کیا کیونکہ زکوٰۃ بھی مال کا حق ہے اگر لوگوں نے مجھے بکری کا بچہ جسے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو دیا کرتے تھے زکوۃ میں دینے سے انکار کیا تو ضرور میں اس انکار پر ان سے جنگ کروں گا۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میرا یہی خیال ہے کہ اللہ پاک نے جنگ کے لئے ابو بکر رضی اللہ عنہ کے سینے کو کھول دیا ہے تو میں نے جان لیا کہ جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ضرور حق پر ہیں۔ اس واقعہ میں غور و فکر کرنے سے معلوم ہوتا ہے جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث پیش کرنے کے باوجود حدیث سے اس بات پر استدلال کیا کہ زکوٰۃ کا انکار کرنے والے اس حدیث کے عموم سے نکل چکے ہیں۔ لہٰذا ان کی جان و مال محفوظ نہیں

اور یہ کام ماہر محقق عالم اور مجتہد امام ہی کے لائق ہے۔[1]

زمانہ رسالت میں فتویٰ دینے والے

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تہذیب میں فرمایا کہ ہمارے اصحاب نے بخاری و مسلم میں موجود جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے اس فرمان کہ "اللہ کی قسم! میں نماز اور روزے کے درمیان فرق کرنے والے سے ضرور قتال کروں گا۔ اللہ کی قسم! لوگ زکوٰۃ میں جو رسی رسول اللہ کو دیا کرتے تھے اگر مجھے دینے سے انکار کریں گے میں اس پر بھی ان سے جنگ کروں گا۔" سے جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی جلالت علم پر استدلال کیا۔ امام شیخ ابو اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت اور اس کے علاوہ دیگر روایات کے ذریعے اپنی طبقات میں اس بات پر استدلال کیا ہے کہ جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ صحابہ کرام علیہم الرضوان میں سب سے زیادہ علم والے تھے کیونکہ مرتدین وغیرہ سے جہاد کے مسئلے سے متعلق شرعی حکم میں ان کے علاوہ باقی سب صحابہ خاموش رہے پھر جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ان سے بحث و مباحثہ کیا تو ان پر ظاہر ہوا کہ جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا مؤقف ہی درست ہے اور پھر سب نے ان کے موقف کی طرف رجوع کیا۔ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ مزید بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے زمانے میں لوگوں کو کون فتویٰ دیا کرتا تھا۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا: جناب صدیق اکبر اور جناب عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے علاوہ کوئی بڑا عالم نہیں تھا۔[2]

---

(1) طبقات الفقہاء، ص37، دار الرائد العربی، بیروت

(2) تہذیب الاسماء واللغات، 2/479، دار الفکر، بیروت

نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی موجودگی میں فتوی دینا

نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی موجودگی میں جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے علاوہ کوئی فتوی نہیں دیتا تھا۔ منقول ہے کہ جب حضرت ماعز اسلمی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں تین بار بدکاری کا اقرار کیا تو جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے انہیں کہا: اگر تم نے چوتھی بار اقرار کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ضرور تمہیں سنگسار کریں گے۔ غزوہ حنین کے موقع پر حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے ایک کافر کو قتل کیا تو ایک دوسرے شخص نے مقتول کا سامان اٹھالیا اور اس نے نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم !ابو قتادہ سچ کہتے ہیں انہوں نے کافر کو مارا اور مقتول کا سامان میرے پاس ہے تو آپ ان سے مقتول کا سامان مجھے دلوادیں۔ اس پر جناب ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا: نہیں، خدا کی قسم! ہر گز نہیں، تم اللہ پاک کے شیروں میں سے ایک ایسے شیر کا ارادہ نہیں کر سکتے جو میدان جنگ میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا دفاع کرتے ہوئے لڑتا ہے کہ وہ تمہیں اپنا مال دے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "ابو بکر سچ کہتے ہیں، لہٰذا ابو قتادہ کا مال اسے واپس دے دو۔" پھر اس شخص نے میرا مال مجھے واپس کر دیا۔ لہٰذا نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے رتبے اور بزرگی کے سبب کوئی فتوی دینے کی جراءت نہ کرتا مگر وہی جسے اپنے علم پر اعتماد تھا اور جن کی فضیلت اور فہم و فراست یقینی طور پر ثابت تھی۔ (1)

قرآن و سنت کو سب سے زیادہ جاننے والے

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم

---

(1) طبقات الفقہاء، ص37، دار الرائد العربی، بیروت

نے ارشاد فرمایا: لوگوں کی امامت وہ کرے جو سب سے زیادہ قرآن پاک کا جاننے والا ہو، اگر اس میں برابر ہوں تو جو سب سے زیادہ سنت کو جانتے ہو، اگر اس میں برابر ہوں تو جو ہجرت میں بڑھ کر ہو۔ اگر اس میں سب برابر ہوں تو پھر جو عمر میں سب سے بڑا ہے وہ امامت کرے۔ کوئی شخص میزبان کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر نہ تو امامت کرے اور نہ ہی عزت کی جگہ پر بیٹھے۔ جبکہ نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنی بیماری کے دنوں میں جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھانے کا حکم دیا۔ اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ قرآن و سنت کو سب سے زیادہ جاننے والے ہیں۔ اس کے علاوہ بھی دیگر کئی روایات موجود ہیں جو جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے علم اور آپ کی زیادہ فضیلت پر دلالت کرتی ہیں۔[1]

انصار کو جواب

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی روح مبارک قبض کی گئی تو انصار نے کہا: حاکم ہم سے بھی اور تم میں سے بھی ہو گا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے تو ارشاد فرمایا: اے انصار کے گروہ! کیا تم نہیں جانتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو لوگوں کی امامت کا حکم دیا۔ سب نے کہا: کیوں نہیں۔ ارشاد فرمایا: پھر تم میں سے کس کو اچھا لگے گا کہ وہ جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پر سبقت پائے؟ سب نے کہا: ہم اللہ پاک کی پناہ میں آتے کہ ہم جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پر سبقت حاصل کریں۔[2]

(1) المدخل الی السنن الکبری للبیہقی، ص118، دار الخلفاء للکتاب الاسلامی، کویت

(2) المدخل الی السنن الکبری للبیہقی، ص119، دار الخلفاء للکتاب الاسلامی، کویت

مال وجان کے ساتھ سب سے بڑھ کر احسان کرنے والے

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے خطبہ دیا تو ارشاد فرمایا: اللہ پاک نے ایک بندے کو دنیا اور آخرت میں سے ایک کو اختیار کرنے کا کہا ہے تو اس نے آخرت کو اختیار کیا۔ یہ سن ابو بکر رضی اللہ عنہ رونے لگے۔ میں نے اپنے دل ہی دل میں کہا: اس بزرگ کو کیا ہوا یہ کیوں رو رہے ہیں؟ اللہ پاک نے بندے کو دنیا و آخرت میں سے ایک چیز کا اختیار دیا تو اس نے آخرت کو اختیار کر لیا اس میں رونے والی کون سی بات ہے حالانکہ وہ بندے خود اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم تھے اور اس بات کو ابو بکر رضی اللہ عنہ سمجھ گئے تھے اور ابو بکر رضی اللہ عنہ ہم میں سے سب سے بڑے عالم تھے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابو بکر! مت روئیں۔ یقیناً لوگوں میں سب سے زیادہ اپنے مال وجان کے ساتھ مجھ پر احسان کرنے والے ابو بکر ہیں۔(1)

مصلیٰ نبی کے زیادہ حقدار

تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان میں جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سب سے زیادہ علم رکھنے والے تھے، اسی لئے نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے آپ کو امام مقرر فرمایا۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی قوم کا سب سے زیادہ امامت کا حق دار وہ شخص ہے جو قرآن کو سب سے زیادہ جاننے والا ہے۔(2)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے

(1) المدخل الی السنن الکبری للبیہقی، ص120، دار الخلفاء للکتاب الاسلامی، کویت

(2) مصنف ابن ابی شیبہ، 1/378، رقم:1، دار الفکر، بیروت

ارشاد فرمایا: جن لوگوں میں ابو بکر موجود ہوں انہیں روا نہیں کہ وہ ان کے سوا کسی دوسرے کو امام بنائیں۔(1)

ابو بکر کو کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں

اُمُّ المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم حضرت صدیق بہت نرم دل ہیں، آپ کی جگہ نماز نہیں پڑھا سکیں گے، نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم بھی یوسف والی عورتیں ہو، جاؤ ابو بکر کو کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔(2)

حدیث کے سب سے بڑے عالم

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ حدیث کے بہت بڑے عالم تھے اور جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو کوئی مسئلہ درپیش ہوتا تو سب کے سب آپ ہی کی طرف رجوع فرماتے۔(3)

نبی پاک علیہ الصلاۃ والسلام کے جواب کے موافق جواب

اسی طرح امام بخاری وغیرہ دیگر محدثین رحمۃ اللہ علیہم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کیا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے صلح حدیبیہ میں اس صلح سے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے سوال کیا کہ ہم کس بات کے سبب اپنے دین کے معاملہ میں کمزور اور گھٹیا بات پر راضی ہو رہے ہیں؟ اس پر نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے انہیں جواب دیا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے

---

(1) ترمذی، 5/379، حدیث: 3693، دار الفکر، بیروت

(2) ترمذی، 5/379، حدیث: 3692، دار الفکر، بیروت

(3) تاریخ الخلفاء، 1/42، مطبعۃ السعادۃ، مصر

اور ان سے بھی وہی سوال کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں وہ جواب نہ بتایا مگر جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اس سوال کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بعینہ وہی جواب دیا جو نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا۔[1]

صبر واستقلال کے پہاڑ

امام ابو القاسم بغوی، امام ابو بکر شافعی اور امام ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا وصال ہوا تو نفاق نے سر اٹھالیا عرب مرتد ہونے لگے، انصار دور ہونے لگے تو اس وقت میرے والد صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پر جو مصائب نازل ہوئے اگر وہ مضبوط پہاڑوں پر بھی اترتے تو اسے بھی چور چور کر دیتے۔ لوگوں نے ایک لفظ میں بھی اختلاف کیا تو والد محترم نے اختصار اور تفصیل ہر طرح سے اسے بیان کیا۔ لوگوں نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو کہاں دفن کریں تو اس بارے میں کسی کو بھی علم نہیں تھا۔ اس موقع پر جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو بیان کرتے ہوئے سنا: جب کسی نبی کا انتقال ہو جائے تو اسے اسی جگہ دفنایا جائے جہاں اس کا انتقال ہوا۔ پھر لوگوں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی میراث کے بارے میں اختلاف کیا تو اس بارے میں کسی کو بھی علم نہیں تھا۔ اس موقع پر جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو بیان کرتے ہوئے سنا: بلاشبہ ہم گروہِ انبیاء مال کا وارث نہیں بناتے ہم جو کچھ چھوڑیں وہ صدقہ ہے۔

---

(1) الصواعق المحرقہ، 1/ 85، مؤسسۃ الرسالہ، بیروت

نواں باب

خلافت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا بیان

اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

﴿اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ ۙ صِرَاطَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ ۙ غَيۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَيۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّيۡنَ﴾

ترجمہ کنز الایمان: ہم کو سیدھا راستہ چلا راستہ اُن کا جن پر تُو نے احسان کیا، نہ اُن کا جن پر غضب ہوا اور نہ بہکے ہوؤں کا۔[1]

امامت پر دلیل

امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: یہ آیت جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی امامت یعنی خلافت پر دلیل ہے کیونکہ قرآن مجید میں دوسرے مقام پر جن انعام یافتہ ہستیوں کا ذکر ہے ان میں انبیاء اور صدیقین وغیرہ کا ذکر ہے اور اس بات میں کوئی شک نہیں کہ صدیقین کے سردار جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں۔ اب اس آیت کا یہ معنٰی ہوا کہ اللہ پاک نے ہمیں یہ حکم عطا فرمایا ہے کہ ہم اس ہدایت کا سوال کریں جس پر جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور باقی صدیقین گامزن تھے اگر ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ (معاذ اللہ) ظالم ہوتے تو ہمیں ان کی پیروی کرنا جائز نہ ہوتا۔[2]

ایک دوسرے مقام پر ہے: ﴿وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡكُمۡ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسۡتَخۡلِفَنَّهُمۡ فِى الۡاَرۡضِ كَمَا اسۡتَخۡلَفَ الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ ۖ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمۡ

---

(1) الفاتحہ: 6-7

(2) تفسیر کبیر، تفسیر الفاتحہ، 1/209، تحت الآیۃ: 6-7، دار الکتب العلمیہ، بیروت

دِیْنَهُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَهُمْ وَ لَیُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًاؕ یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا یُشْرِكُوْنَ بِیْ شَیْــٴًـاؕ وَ مَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ﴿۵۵﴾

ترجمۂ کنز الایمان: اللہ نے وعدہ دیا اُن کو جو تم میں سے ایمان لائے اور اچھے کام کیے کہ ضرور انہیں زمین میں خلافت دے گا جیسی اُن سے پہلوں کو دی اور ضرور اُن کے لیے جمادے گا اُن کا وہ دین جو اُن کے لیے پسند فرمایا ہے اور ضرور اُن کے اگلے خوف کو امن سے بدل دے گا میری عبادت کریں میرا شریک کسی کو نہ ٹھہرائیں اور جو اس کے بعد ناشکری کرے تو وہی لوگ بے حکم ہیں۔[1]

خزائن العرفان میں ہے: اس آیت میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور آپ کے بعد ہونے والے خلفاءِ راشدین کی خلافت کی دلیل ہے کیونکہ ان کے زمانہ میں فتوحاتِ عظیمہ ہوئیں اور کسریٰ وغیرہ مُلوک کے خزائن مسلمانوں کے قبضہ میں آئے اور امن و تمکین اور دین کا غلبہ حاصل ہوا۔ ترمذی و ابو داؤد کی حدیث میں ہے کہ سیدِ عالَم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: خلافت میرے بعد تیس سال ہے پھر بادشاہ ہو گا۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت دو برس تین ماہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت دس سال چھ ماہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خلافت بارہ سال اور حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ عنہ کی خلافت چار سال نو ماہ اور حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی خلافت چھ ماہ ہوئی۔[2]

تفسیر ابن ابی حاتم میں ہے:

جناب صدیق و فاروق رضی اللہ عنہما کی خلافت کے بارے میں یہ آیت ہے کہ اللہ

(1) پ18، النور:55

(2) خزائن العرفان، پ18، سورۃ النور، تحت الآیۃ:55، مکتبۃ المدینہ کراچی

پاک فرماتا ہے:﴿وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡكُمۡ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسۡتَخۡلِفَنَّهُمۡ فِی الۡاَرۡضِ﴾ [1]

تفسیر بغوی میں ہے:

آیت میں جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور دیگر خلفا کی خلافت وامامت پر دلیل ہے۔ [2]

سب سے اولیٰ وحقدار

جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی افضلیت پر واضح طور پر راہنمائی کرتی ہوئی ایک حدیث پاک ہے۔ چنانچہ اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ مجھ سے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنی بیماری کے دنوں میں فرمایا: میرے پاس اپنے والد ابو بکر اور اپنے بھائی کو بلالاؤ تاکہ میں ایک تحریر لکھ دوں کیونکہ مجھے اندیشہ ہے کہ کوئی خواہش کرنے والا خواہش کرے گا اور کوئی کہنے والا کہے گا کہ میں سب سے زیادہ حقدار ہوں لیکن اللہ پاک اور مسلمان ابو بکر کے علاوہ کسی دوسرے پر راضی نہ ہوں گے۔ [3]

فتح الباری میں ہے: اس تحریر سے مراد خلافت نامہ ہے اور امام مہلب رحمۃ اللہ علیہ نے مبالغہ کیا اور کہا کہ یہ آیت جناب ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خلافت پر یقینی دلیل ہے۔ [4]

---

(1) تفسیر ابن ابی حاتم، پ18، النور:55، 8/2628، المکتبۃ العصریہ، صیدا

(2) تفسیر بغوی، پ18، النور:55، 6/59، دار طیبۃ للنشر والتوزیع

(3) مسلم، 4/1857، حدیث:2387، دار احیاء التراث العربی، بیروت

(4) فتح الباری، 13/206، دار المعرفۃ، بیروت

غیر موجودگی میں صدیق اکبر رضی اللہ کی طرف رجوع کرنے کا حکم

نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس ایک خاتون آئی اور کسی چیز کے بارے میں گزارش کی۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اسے دوبارہ آنے کو فرمایا: اس نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر میں حاضر ہوں اور آپ نہ ہوں تو؟ ارشاد فرمایا: اگر مجھے نہ پاؤ تو ابو بکر کے پاس آنا۔(1)

علامہ ابنِ بطال رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں: اس حدیث میں جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت پر حتمی دلیل ہے۔(2)

علامہ طیبی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس حدیث میں جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے خلافت پر دلیل ہے۔(3)

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ابو بکر خلافت کے سب سے زیادہ مستحق ہیں، آپ رضی اللہ عنہ ضرور سچے، دو میں سے دوسرے اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے صحابی ہیں۔(4)

سب سے زیادہ خلافت کے مستحق اور حقدار

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کیا میں لوگوں میں سب سے زیادہ خلافت کا مستحق نہیں ہوں؟ کیا میں پہلے اسلام لانے والا نہیں ہوں؟ کیا میں نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا صحابی نہیں

---

(1) بخاری، 6/2639، حدیث: 6794، دار ابن کثیر، بیروت

(2) شرح بخاری لابن بطال، کتاب الاحکام، 8/282، مکتبۃ الرشد، ریاض

(3) شرح الطیبی علی مشکاۃ المصابیح، 10/3308، مکتبہ نزار مصطفیٰ، مکۃ المکرمہ

(4) ابن عساکر، 30/276، دار الفکر، بیروت

ہوں ؟ کیا میں نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا صحابی نہیں ہوں ؟ کیا میں نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا صحابی نہیں ہوں ؟[1]

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی بیعت کی جارہی تھی تو اس وقت آپ نے بعض لوگوں کو ناخوش دیکھ کر ارشاد فرمایا: کیا میں لوگوں میں سب سے زیادہ اس خلافت کا مستحق نہیں ہوں، کیا میں پہلے اسلام لانے والا نہیں ہوں پھر چند مزید اچھی عادات کا بھی ذکر کیا۔[2]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو دوران خطبہ یہ فرماتے سنا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ معاملات خلافت کے زیادہ حق دار ہیں لہٰذا آگے بڑھو اور ان کی بیعت کرو۔ چنانچہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور بیعت عامہ کا سلسلہ شروع ہوا۔[3]

سب سے پہلے خلیفہ

حضرت علی المرتضی شیر خدا رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے دنیا سے تشریف لے جانے سے پہلے مجھ سے اس بات کا وعدہ لیا کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے بعد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوں پھر ان کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ پھر ان کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پھر ان کے بعد میں۔[4]

---

(1) ابن عساکر، 30/37، دار الفکر، بیروت

(2) ابن عساکر، 30/37، دار الفکر، بیروت

(3) بخاری، 4/480، حدیث: 7219، دار الکتب العلمیہ، بیروت

(4) الریاض النضرہ، 1/55، دار الکتب العلمیہ، بیروت

ترتیب خلافت

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے عرض کی گئی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہم آپ کے بعد کس کو امیر بنائیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم ابو بکر کو امیر بناؤ تو ان کو دنیا میں امین اور زاہد پاؤ گے اور آخرت میں رغبت کرنے والا اور اگر تم عمر کو امیر بناؤ تو ان کو قوی، امین پاؤ گے، اور وہ اللہ پاک کے معاملہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا اندیشہ نہیں کریں گے ۔اگر تم عثمان کو امیر بناؤ تو ان کو دلیل و حجت کے ساتھ قائم پاؤ گے اور اگر تم علی کو امور کا والی بناؤ تو ان کو ہادی و مہدی پاؤ گے ۔[1]

(1) مسند احمد، 2/214، حدیث: 859، مؤسسۃ الرسالہ، بیروت

دسواں باب

چند خصوصیات واولیات

(1)سب سے پہلے خلیفہ کہلوانے والے

جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پہلے حاکم ہیں جن کا ان کی قوم نے نفقہ مقرر کیا، آپ پہلے خلیفہ ہیں کہ جن کے والد زمانہ خلافت میں زندہ تھے۔ قرآن پاک کو جمع کرنے کے بعد سب سے پہلے آپ رضی اللہ عنہ نے ہی اسے مصحف کا نام دیا۔ سب سے پہلے خلیفہ آپ کو ہی کہا گیا۔[1]

(2)سب سے پہلے امیر حج

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ وہ پہلی شخصیت ہیں کہ جنہوں نے لوگوں کو حج کے لئے جمع کیا پھر نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے سال آئندہ حج کیا۔[2]

(3)اسلام کی سب سے پہلی مسجد بنانے والے

جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر میں ایک مسجد بنائی اور یہ اسلام کی سب سے پہلی مسجد ہے۔[3]

(4)سب سے پہلے تصدیق کرنے والے

جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سب سے پہلے نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی تصدیق

---

(1)الکامل فی التاریخ، 2/272، دار الکتب العلمیہ، بیروت

(2)الریاض النضرہ، 1/76، دار الکتب العلمیہ، بیروت

(3)عمدۃ القاری، 18/359، دار احیاء التراث العربی، بیروت

فرمانے والے تھے۔[1]

(5)سب سے پہلے دوست

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اسلام سے پہلے بھی اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے دوست تھے اور اسلام قبول کرنے کے بعد سب سے پہلا دوست ہونے کا اعزاز بھی آپ ہی کو حاصل ہے۔[2]

(6)سب سے پہلے امت کو حدیث میں احتیاط کا درس دینے والے

علامہ شمس الدین ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ وہ پہلے محدث ہیں جنہوں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے فرامین میں سب سے پہلے احتیاط فرمائی۔[3]

---

(1)مصنف عبد الرزاق، 5/222، دار الکتب العلمیہ، بیروت

(2)ابن عساکر، 30/49، دار الفکر، بیروت

(3)تذکرۃ الحفاظ للذہبی، 1/9، دار الکتب العلمیہ، بیروت

گیارہواں باب

جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے متفرق فضائل

اے ابو بکر تم میری امت میں سب سے پہلے جنت میں داخل ہو گے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جبرئیل علیہ السلام نے مجھے جنت کے دروازوں کی سیر کرائی۔ میں نے کہا: اے جبرئیل مجھے وہ دروازہ دکھاؤ جس سے میری امت جنت میں داخل ہو گی۔ جبرئیل علیہ السلام نے مجھے وہ دروازہ دکھایا۔ اس پر جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اپنی خواہش کا اظہار کیا کہ کاش میں بھی آپ کے ساتھ ہوتا یہاں تک کہ میں اس دروازے کو دیکھتا۔ یہ سن کر نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابو بکر تم میری امت میں سب سے پہلے جنت میں داخل ہو گے۔ (1)

ابو بکر کی محبت واجب ہے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابو بکر کی محبت اور شکریہ میری امت پر واجب ہے۔ (2)

ابو بکر کا شکریہ اور اس کی حفاظت میری امت پر واجب ہے

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنی صحبت اور اپنی ذات سے مجھ پر سب سے زیادہ احسان کیا وہ ابو بکر صدیق ہے۔ ابو بکر کی محبت، شکریہ اور اس کی حفاظت میری امت

(1) ابن عساکر، 30/104، دار الفکر، بیروت

(2) ابن عساکر، 30/141، دار الفکر، بیروت

پر واجب ہے۔[1]

سب جنتی بوڑھوں کے سردار ہیں

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں اکیلا ہی موجود تھا پھر حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما تشریف لائے تو اس پر نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ دونوں اولین و آخرین سب جنتی بوڑھوں کے سردار ہیں۔[2]

سب سے پہلے میری قبر کھلے گی پھر ابو بکر و عمر کی

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے میری قبر کھلے گی پھر ابو بکر کی پھر عمر کی پھر میں بقیع آؤں گا پھر ان کی قبریں کھلیں گی پھر میں مکہ والوں کا انتظار کروں گا پھر ان کی قبریں کھلیں گی پھر میں ان کے درمیان سے اٹھایا جاؤں گا۔[3]

ابو بکر مشک و کستوری سے زیادہ خوشبودار ہیں

حضرت جبیر بن نفیر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: ایک جماعت نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں عرض کی: یا امیر المؤمنین! ہم نے آپ سے زیادہ انصاف کرنے والا اور منافقوں پر زیادہ سختی کرنے والا کوئی شخص نہیں دیکھا۔ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے بعد سب سے بہتر ہیں۔ اس پر حضرت عوف بن مالک نے فرمایا: تم نے جھوٹ کہا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ

---

(1) ابن عساکر، 30/143، دار الفکر، بیروت

(2) ابن عساکر، 30/171، دار الفکر، بیروت

(3) ابن عساکر، 30/214، دار الفکر، بیروت

کے علاوہ سب سے بہتر شخص کو دیکھا ہے۔ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: وہ کون ہے؟ حضرت عوف نے عرض کی: ابو بکر۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ نے ان لوگوں سے ارشاد فرمایا: تم نے جھوٹ کہا اور عوف نے سچ کہا۔ ابو بکر مشک و کستوری سے زیادہ پاکیزہ ہیں اور میری مثال پالتو اونٹ جیسی ہے۔[1]

جناب صدیق اکبر کے فضائل بزبان مولی علی

صحابی رسول حضرت اسید بن صفوان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جس دن ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا اس دن مدینہ منورہ رونے کی آوازوں اور لوگوں کی آہ و بکا سے اسی طرح گونج اٹھا جس طرح نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی وفات کے وقت ہوا۔ حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ روتے ہوئے جلدی جلدی تشریف لائے اس حال میں کہ آپ فرما رہے تھے: آج خلافت نبوت ختم ہو چکی ہے۔ یہاں تک کہ آپ رضی اللہ عنہ اس گھر کے پاس آکر رک گئے جہاں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا جسم مبارک رکھا ہوا تھا اور آپ کا چہرہ مبارک ڈھکا ہوا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: اے ابو بکر اللہ پاک آپ پر رحم فرمائے آپ لوگوں میں سب سے پہلے اسلام لانے والے، سب سے بڑھ کر ایمان والے، سب سے زیادہ اللہ پاک کا خوف رکھنے والے، سب سے زیادہ یقین رکھنے والے، سب سے بڑھ کر بے نیاز، اسلام میں سب سے زیادہ مہربان، سب سے زیادہ کامل ایمان والے، سب سے زیادہ اللہ پاک کا خوف رکھنے والے، فضیلت میں سب سے زیادہ فضائل رکھنے والے، نیکی کے کاموں میں سب سے سبقت لے جانے والے، سب سے بڑے درجہ والے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی مجلس میں ان کے سب سے قریبی، ہدایت، عادات واطوار اور افعال میں نبی پاک صلی اللہ علیہ

(1) ابن عساکر، 30/214، دار الفکر، بیروت

والہ وسلم کے ساتھ سب سے زیادہ مشابہت رکھنے والے، شرف و منزلت میں سب سے بڑے، نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں سب سے زیادہ عزت اور سب سے زیادہ قابل اعتماد شخصیت کے مالک تھے۔ اللہ پاک آپ کو اسلام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے۔ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اس وقت تصدیق کی جب لوگوں نے انہیں جھٹلایا اور اسی وجہ سے اللہ پاک نے آپ کو صدیق کہا۔ اللہ پاک نے ارشاد فرمایا:﴿ وَ الَّذِیۡ جَآءَ بِالصِّدۡقِ﴾[1] (ترجمۂ کنزالایمان: اور وہ جو یہ سچ لے کر تشریف لائے۔) اور وہ اللہ پاک کے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہیں۔ اور فرمایا:﴿وَ صَدَّقَ بِہٖۤ﴾[2] (ترجمۂ کنزالایمان: اور وہ جنھوں نے ان کی تصدیق کی۔) اور وہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ آپ نے اس وقت نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں مال حاضر کیا جب لوگوں نے بخل کیا اور آپ نے اس وقت ان کا ساتھ دیا جب لوگوں نے انہیں بے یارو مددگار چھوڑا۔ آپ نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے سب سے اچھے صحبت یافتہ، ثانی اثنین، وہ صحابیِ رسول جن پر سکینہ اترا، جو ہجرت اور تمام سختی کے مقامات میں نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے رفیق رہے۔ جب لوگوں نے ارتداد اختیار کیا تو آپ نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی امت کے بہترین اور اچھے خلیفہ ثابت ہوئے۔ آپ نے اللہ کے دین کو اس طرح قائم کیا کہ کسی بھی اللہ کے نبی کے خلیفہ نے اس طرح دین کا قیام نہیں کیا اور آپ اس وقت بھی بہادر تھے جب لوگ کمزور ہو گئے تھے، آپ نے لوگوں کو اٹھان دی جب لوگوں نے بزدلی کی۔ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے طریقہ کار سے اچھی طرح وابستہ رہے، آپ رسول اللہ صلی اللہ

(1) پ24، الزمر:33

(2) پ24، الزمر:33

علیہ والہ وسلم کے سچے خلیفہ تھے۔ آپ لوگوں میں سب سے زیادہ پست آواز والے، رتبے میں سب سے اعلیٰ، زیادہ دیر تک خاموش رہنے والے، سب سے زیادہ درست گفتگو فرمانے والے، سب سے بلیغ کلام فرمانے والے، سب سے زیادہ بردبار، سب سے زیادہ کشادہ دل، اپنی جان پر سب سے زیادہ سخت، سب سے زیادہ درست عقل والے، سب سے زیادہ معاملہ فہم۔ آپ مسلمانوں کے مہربان باپ جبکہ مسلمان آپ کی اولاد ہیں۔ اس طرح مولی علی رضی اللہ عنہ نے جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی دیگر خصوصیات کو بھی بیان کرتے ہوئے ایک طویل خطبہ دیا اور جب آپ نے اپنی گفتگو مکمل کی تو سب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رونے لگے۔ سب نے کہا: اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے چچا کے بیٹے! آپ نے سچ کہا۔(1)

رضوان اکبر

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم غار سے باہر تشریف لائے تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے رکاب تھام لی اور اونٹنی کی لگام بھی ہاتھ میں تھام لی۔ اس پر نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہ کو دعا دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اللہ تمہیں رضوان اکبر دے۔(2)

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم غار سے باہر تشریف لائے تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اونٹنی لے کر آئے اور کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! سوار ہو جائیے۔ جب نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم سوار ہو گئے تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اللہ پاک تمہیں

---

(1) ابن عساکر، 30/438-440، دار الفکر، بیروت

(2) الریاض النضرۃ، 1/166، دار الکتب العلمیہ، بیروت

رضوان اکبر دے۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! رضوان اکبر کیاہے؟ نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: اللہ پاک اپنے بندوں کے لئے قیامت کے دن عام تجلی فرمائے گا اور تمہارے لئے خاص۔[1]

سب سے زیادہ پاک دامن

قریش کے سرداروں میں سے جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ مال کی وسعت اور اچھے اخلاق کے اعتبار سے قبیلہ قریش میں معزز پیش رو تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ کی قوم کے لوگ آپ سے مشورہ کیا کرتے تھے اور آپ لوگوں میں سب سے زیادہ پاک دامن تھے۔[2]

عمر رسیدہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہمارے یہاں مدینہ پاک میں تشریف لائے اور آپ کے اصحاب میں سے جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ عمر میں سب سے بڑے تھے۔[3]

جمع قرآن کے سبب سب سے زیادہ ثواب والے

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قرآن پاک کے سبب سب سے زیادہ ثواب والے جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں کیونکہ آپ وہ پہلی شخصیت ہیں جنہوں نے دو گتوں کے درمیان قرآن پاک کو جمع کیا۔[4]

(1) الریاض النضرۃ، 1/166، دار الکتب العلمیہ، بیروت
(2) سیرت حلبی، 1/441، دار المعرفۃ، بیروت
(3) ابن عساکر، 30/24، دار الفکر، بیروت
(4) ابن عساکر، 30/380، دار الفکر، بیروت

مزید علمی اور تحقیقی رسالے

1 63 حکایات و واقعات 2 تہجد گزاروں کے واقعات 3 ارشاداتِ اعلیٰ حضرت
4 تفسیر صراط الجنان سے ماخوذ حکایات و واقعات
5 تفسیر صراط الجنان سے ماخوذ فتاوی رضویہ کی عبارات
6 آیتِ درود اور شانِ مصطفٰی صلی اللہ علیہ والہ وسلم
7 لقمۂ حرام کی تباہ کاریاں 8 حضرت حاتم اصم کے واقعات 9 فضائلِ درودِ پاک
10 عقلمندوں کے لیے نصیحتوں کے مدنی پھول 11 حکایاتِ احیاء العلوم
12 علم کے پیاسے لوگ 13 علمِ غیب مصطفٰی قرآنی آیات و تفاسیر کی روشنی میں
14 آیاتِ احکام ماخوذ از تفسیر صراط الجنان 15 حکایاتِ روح البیان
16 حیات انبیاء پر عمدہ دلائل 17 سود کی تباہ کاریاں
18 امامِ اعظم کی ذہانت کے واقعات 19 صفر کا مہینہ ہرگز منحوس نہیں
20 اخلاقِ مصطفٰی قرآن کی روشنی میں 21 حضور غوثِ پاک رضی اللہ عنہ کی ۱۱۱ نصیحتیں
22 شانِ ولی 23 زبان کی آفات 24 خدمتِ والدین کا صلہ 25 توسل پر عمدہ دلائل
26 عدمِ سایۂ مصطفٰی پر عمدہ دلائل 27 قیلولہ اور سائنس 28 حفظِ قرآن کے فضائل
29 عاشقانِ رسول کی قبریں 30 امام احمد بن حنبل اور معمولاتِ اہلسنت
31 ساری کثرت پاتے یہ ہیں 32 رشوت کی تباہ کاریاں 33 احادیثِ قدسیہ کے انوار
34 تخریجِ احادیثِ فیضانِ سنّت 35 نابالغ بچوں کے احکام ومسائل
36 شانِ امامِ اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ 37 مختلف حکایات و واقعات
38 فحش وڈیوز دیکھنے کا عبرتناک انجام 39 دیُوث کون؟ 40 فتنۂ دجّال
41 مَائِلَاتٌ مُمِيْلَاتٌ کون ؟ 42 امام بخاری علیہ الرحمہ اور معمولاتِ اہلسنت
43 امام مسلم علیہ الرحمہ اور معمولاتِ اہلسنت 44 سخاوتِ مصطفٰی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم قرآن وحدیث کی روشنی میں
45 کالے جادو کا علاج 46 تعویذ پہننا شرک نہیں
47 حضرت خضر نبی یا ولی؟ علمی و تحقیقی گفتگو 48 خون کے آنسو
49 ننگے سر نماز پڑھنا کیسا؟ 50 بزرگانِ دین کا شوقِ عبادت 51 بزرگانِ دین کا شوقِ تلاوت
52 حدیثِ غدیر اور حدیثِ منزلت کی شرعی حیثیت 53 اسمِ اعظم کی تحقیق
54 بزرگانِ دین کا شوقِ صدقہ وخیرات 55 نَفسِ اَمّارہ کی شرارتیں
56 اذانِ بلال اور سورج کا نہ نکلنا ایک علمی و تحقیقی رسالہ 57 حُسن وجمالِ مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم
58 فراستِ مومن 59 جوامع الکلم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم 60 تفسیرِ آیتِ ختمِ نبوت علمی و تحقیقی رسالہ
61 دعا مومن کا ہتھیار ہے 62 صحبت کا اثر 63 اصل ترقی 64 بزرگانِ دین کا طریقۂ شکر گزاری
65 مایوسی کا علاج 66 حدیثِ ضعیف اور حدیثِ موضوع کی تحقیق 67 ابنِ تیمیہ کون؟
68 ناشکری کا انجام 69 خوفِ خدا میں رونے والوں کے واقعات 70 نورانی چہرے
71 فضائلِ مدینہ 72 فضائلِ آبِ زم زم 73 مجرم بلائے آئے ہیں جاءُوکَ ہے گواہ
74 قیمتی اوراد و وظائف 75 موت کی یاد 76 بے نمازی کا عبرتناک انجام 77 ذکر اللہ کے فضائل
78 روح کی غذا 79 غیرِ نبی پر علیہ السلام کا اطلاق علمی و تحقیقی رسالہ 80 تنگ زندگانی
81 حدیثِ عمّار علمی و تحقیقی جائزہ 82 کلیجہ چبانے والی روایت کا تحقیقی محدثانہ جائزہ
83 مسئلۂ سماعِ موتیٰ پر علمی و تحقیقی گفتگو 84 کیا تمہیں عقل نہیں ؟
85 واقعہ کربلا سے ہم نے کیا سیکھا؟ 86 موضوع حدیث کی پہچان فتاوی رضویہ کی روشنی میں
87 سلطان صلاحُ الدّین ایوبی علیہ الرحمہ کے کارنامے
88 تلخیص رسالہ حیات الموات فی بیان سماع الاموات
89 تلخیص رسالہ الامن والعلی لناعتی المصطفی بدافع البلاء
90 تلخیص رسالہ تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین 91 علم نور ہے
92 فضائل جمعہ
93 بے اُن کے واسطہ کے خدا کچھ عطا کرے حاشا غلط غلط یہ ہوس بے بصر کی ہے
94 صدیق اکبر سب سے بڑھ کر